عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ — شمارہ ۲۸

اُسوۂ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم

مرزا طاہر کے مُنہ پر جنرل حمزہ کا زنّاٹے دار تھپڑ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو و درگذر

مرزا طاہر کی قلابازی یا منافقت

نزول مسیح اور مرزا قادیانی

قبولیّت چیلنج مُباھلہ

ارشاد النبی ﷺ

جہاد

جس نے جہاد نہ کیا ۔ نہ مجاہد کو سامان مہیا کیا ۔ نہ مجاہد کے اہل وعیال کی نیک نیتی سے دیکھ بھال کی ۔ وہ قیامت کے روز شدید آفت سے دوچار ہوگا

(ﷺ)

عطیہ اشتہار :۔ از بندہ خدا

HB
TRUSTABLE MARK
Hameed

معیاری زیورات کا مرکز

حمید برادرز جیولرز

شاہراہ عراق صدر کراچی

فون : ۵۲۵۴۵۴ ، ۵۲۱۵۰۳

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد ۷ | ۶ تا ۱۲ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ بمطابق ۱۶ تا ۲۲ دسمبر ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۲۸

اندرون ملک نمائندے

- اسلام آباد ____ عبدالرؤف
- گوجرانوالہ ____ حافظ محمد ثاقب
- سیالکوٹ ____ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
- مری ____ قاری محمد اسداللہ عباسی
- بہاولپور ____ محمد اسماعیل شجاع آبادی
- سکھر ____ دین محمد فریدی
- جھنگ ____ غلام حسین
- ٹنڈو آدم ____ محمد راشد مدنی
- پشاور ____ مولانا نور الحق نور
- لاہور ____ طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
- مانسہرہ ____ سید منظور احمد شاہ آسی
- فیصل آباد ____ مولوی فقیر محمد
- لیہ ____ حافظ خلیل احمد کروڑ
- ڈیرہ اسمٰعیل خان ____ محمد شعیب گنگوہی
- کوئٹہ بلوچستان ____ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
- شیخوپورہ/ننکانہ ____ محمد متین خالد
- ملتان ____ عطاء الرحمان
- سرگودھا ____ حافظ محمد اکرم طوفانی
- حیدرآباد (سندھ) ____ نذیر احمد بلوچ
- گجرات ____ چوہدری محمد خلیل

سرپرستان

- حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ ____ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ____ پاکستان
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ____ برما
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ____ بنگلہ دیش
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ____ متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ____ جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ____ برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ____ کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب ____ فرانس

بیرون ملک نمائندے

- قطر ____ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ____ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ____
- امریکہ ____ چوہدری محمد شریف گوندل • ڈنمارک ____ محمد ادریس • ٹورنٹو ____ حافظ سعید احمد
- دوبئی ____ قاری محمد اسماعیل • ناروے ____ میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ____ عامر رشید
- ابوظہبی ____ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ____ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ____ آفتاب احمد
- لائبیریا ____ ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ____ محمد اخلاص احمد • برما ____ محمود یوسف مظاہری
- بارباڈوس ____ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ____ اسماعیل ناخدا •
- سوئٹزرلینڈ ____ اے. کیو. انصاری • ری یونین فرانس ____ عبدالرشید بزرگ •
- برطانیہ ____ محمد اقبال • بنگلہ دیش ____ محی الدین خان •

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسؤل

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون : ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۱ روپے

سہ ماہی -/۲۵ روپے — فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

ڈرافٹ /

الائیڈ بینک نیو ری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲ کراچی پاکستان

مرزا طاہر کے مُنّہ پر جنرل حمزہ کا زناٹے دار تھپڑ

قادیانی فتنے کے سربراہ مرزا طاہر نے روزنامہ جنگ لندن کو ایک انٹرویو دیا جو ۱۷ ستمبر ۱۹۸۸ء کو پورے ایک صفحہ پر شائع کیا گیا اس انٹرویو میں اس نے چند قادیانی جرنیلوں کو جو کسی خفیہ سازش کے تحت جنرل کے عہدے تک پہنچ گئے تھے، محب وطن وغیرہ کے الفاظ سے نوازا۔ مرزا طاہر کے الفاظ یہ ہیں۔

"جنرل اختر ملک کا نام ایک عظیم جرنیل کے طور پر ساری دنیا میں شہرت پا گیا، کشمیر کے محاذ میں انہوں نے ہندوستان کو رگید اہے پھر چونڈہ کے محاذ پر ہیرو عبد العلی ملک تھے، رفاضل کا سیکٹر پر جرنیل تھے پھر سندھ میں رن کچھ کے علاقہ میں بریگیڈیر افتخار تھے۔ یہ سارے احمدی ہیں۔ اچھے بادیانت لوگ ہیں کہ جب جان کی بازی لگانے اور دھڑ کی بازی لگانے کا وقت آیا تو سب سے آگے ہوتے ہیں۔۔۔ بہت سے جرنیل تھے ان میں احمدیوں کی تعداد جرنیلوں کی تھوڑی ہے لیکن کیسا اتفاق ہے کہ جتنے تھے۔ سارے چمک اٹھے۔ ان کے دل میں جذبے تھے اور وطن سے محبت کرنے والے تھے۔"

قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی ملعون و دجال کی جنم بھومی "قادیان" اسی طرح مقدس ہے جس طرح مسلمانوں کے نزدیک مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ مقدس ہیں۔ مرزا محمود سے لے کر مرزا طاہر تک ان کے ہر لیڈر کی یہ خواہش ہے کہ کسی طرح قادیان ہمیں واپس مل جائے چنانچہ مرزا محمود کی اور اس کی بیوی کی لاشیں ربوہ کے قادیانی مرگھٹ میں امانتاً دفن کی گئیں ہیں جن پر یہ کتبہ بھی لکھا گیا تھا کہ جونہی حالات سازگار ہوں (یعنی قادیان واپس مل جائے) لاشیں قادیان لے جا کر دفن کی جائیں علاوہ ازیں مرزا محمود کی اکھنڈ بھارت کی پیشگوئی تو کسی سے ڈھکی چھپی نہیں لہٰذا جنرل اختر ملک قادیانی ہو یا عبد العلی قادیانی۔ انہوں نے اگر پاکستانی جنگ میں حصہ لیا تو اس لئے نہیں کہ پاکستان سے انہیں محبت تھی بلکہ ان کے پیش نظر قادیان کا حصول تھا اسی لئے سیالکوٹ کا محاذ عبد العلی ملک نے سنبھالا تھا کہ وہاں سے قادیان نزدیک ہے، جنرل عبد العلی ملک نے ایسا کھیل کھیلا کہ بہت سا پاکستانی علاقہ بھارت کے حوالے کر دیا۔

جہاں تک کشمیر کا تعلق ہے تو مرزا محمود نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ کشمیر میرا پیرو کار فتح کرے گا۔ اس میں بھی وہی راز پوشیدہ تھا کہ گورداسپور سے کشمیر کو راستہ جاتا ہے اور وہ اس طرح کشمیر نہیں قادیان چاہتے تھے چنانچہ کشمیر کا محاذ کھولنے کے لئے قادیانی جنرل اختر ملک نے نواب آف کالاباغ مرحوم سے کہلوایا کہ وہ ایوب خان کو مشورہ دیں کہ کشمیر حاصل کرنے کا یہ بہترین موقع ہے۔ نواب صاحب سے ملاقات کرنا چاہی تو نواب صاحب نے ملاقات سے انکار کر دیا اور کہا میں ایوب خان کو یہ مشورہ ہرگز نہ دوں گا مگر اختر ملک کی سازش کامیاب ہو گئی اور ایوب خان کشمیر کا محاذ کھولنے پر آمادہ ہو گئے۔ آخر دنیا نے دیکھ لیا کہ کشمیر تو کیا ملتا اکھنور کا پورا علاقہ بھارت کو دے دیا گیا۔

جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ قادیانی "قادیان" کو مکہ اور مدینہ کی طرح مقدس سمجھتے ہیں اور ان کے دلوں میں ہر وقت یہ دھڑکا لگا ہوا ہے کہ کسی طرح ہمیں قادیان مل جائے جس کے چند شواہد بطور نمونہ ملاحظہ ہوں۔ قادیانیوں کا آنجہانی پیشوا مرزا محمود کہتا ہے ؎

خیال رہتا ہے ہمیشہ اس مقام پاک کا!! سوتے سوتے بھی یہ کہہ اٹھتا ہوں ہائے قادیاں

آہ کیسی خوش گھڑی ہوگی کہ با نیل مرام　　　باندھیں گے رخت سفر کو ہم برائے قادیاں

(الفرقان ربوہ اگست تا اکتوبر ۱۹۶۳ء)

قادیان کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر مرزا محمود نے ایک پیغام بھجوایا اس کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔

"آج پھر مسجد اقصیٰ میں ہمارا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے اس لئے نہیں کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے خدا توں کی تعداد کم ہوگئی ہے بلکہ شمع احمدیت کے پروانے سیاسی مجبوریوں کی وجہ سے قادیان نہیں آسکتے، یہ حالات عارضی ہیں...... ہمیں پورا یقین ہے کہ قادیان احمدیہ جماعت کا مقدس مقام اور خدائے وحدہ لاشریک کا قائم کردہ مرکز ہے وہ ضرور پھر احمدیوں کے قبضہ میں آئے گا۔" (حوالہ بالا صفحہ ۳۹)

مرزا محمود کے پیغام اور اشعار کو بغور پڑھیں اور پھر غور کریں کہ جن کے نزدیک قادیان کی اتنی عظمت ہے اور قادیان ان کے دل و دماغ پر اتنا مسلط ہے کہ سوتے ہوئے بھی ہائے قادیان پکار اٹھتے ہیں تو کیا وہ اس کے حصول کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے۔ یقیناً وہ قدم اٹھائیں گے اور اٹھا بھی چکے ہیں۔ قادیانی جرنل اگر کشمیر یا چونڈہ کے محاذ پر پیش پیش رہے ہیں تو ان کے پیش نظر پاکستان کا دفاع ہرگز نہیں تھا بلکہ ان کا مقصد قادیان کا حصول تھا تاکہ وہ سکھوں کے ساتھ مل کر اپنی ایک الگ سٹیٹ قائم کر سکیں۔

کشمیر کے محاذ پر لڑنے والا جرنل اختر ملک جسے مرزا طاہر نے عظیم جرنیل ہیرو اور پوری دنیا میں شہرت یافتہ قرار دیا، وہی عظیم جرنیل ہیرو اور شہرت یافتہ ایک فضائی حادثہ میں ہلاک ہوگیا (جو شاید اسے مسلم دشمنی اور پاکستان دشمنی کی وجہ سے پیش آیا کیونکہ اگر جرنل ضیا بقول قادیانیوں کے ہوائی جہاز کے حادثے میں اس لئے ہلاک ہوئے کہ وہ قادیانیوں کے مخالف تھے تو پھر قادیانی جرنیل کی ہلاکت پاکستان اور اسلام دشمنی کا نتیجہ ہوسکتی ہے) تو ایسے مخلص قادیانی کو بہشتی مقبرہ میں دو گز جگہ بھی نہ مل سکی اور اسے عام مرگھٹ میں مٹی تلے دبا دیا گیا۔

بہرحال یہ ایک جملہ معترضہ تھا ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مرزا طاہر نے اپنے انٹرویو میں حقائق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے اس کا جھوٹ یوں بھی ظاہر ہوگیا ہے کہ اس نے اپنے انٹرویو میں جرنل حمزہ کا نام قادیانی جرنلوں کی فہرست میں شامل کیا ہے جبکہ جرنل حمزہ نے اپنے بیان میں مرزا طاہر کے منہ پر ایسا نامے دار تھپڑ رسید کیا ہے کہ وہ لندن کی رنگین محفلوں میں بھی اسے پڑھ کے تلملا کر رہ گیا ہوگا، جرنل حمزہ کا بیان یہ ہے۔

"قادیانی جماعت کے امیر مرزا طاہر احمد کا یہ دعویٰ سراسر بے بنیاد ہے کہ میں قادیانی ہوں، ان خیالات کا اظہار ۱۹۶۵ء کی جنگ کے ہیرو جرنل حمزہ نے روزنامہ جنگ میں مرزا طاہر احمد کے حوالے سے چھپنے والی ایک خبر کے جواب میں کیا ہے۔ انہوں نے مرزا طاہر احمد کے اس دعوے کو بھی غلط قرار دیا ہے کہ چونڈہ کے محاذ پر ایک قادیانی جرنیل عبدالعلی ملک نے جرات و شجاعت کا مظاہرہ کیا تھا، انہوں نے کہا جرنل عبدالعلی شکر گڑھ کے محاذ پر شکست کے ذمہ دار تھے جس کے باعث ۱۹۷۱ء میں سیالکوٹ سیکٹر میں دشمن نے بہت سا علاقہ قبضے میں لے لیا۔ انہوں نے کہا ایک اور قادیانی جرنیل اختر حسین ملک کی بہادری کے قصے بھی بے بنیاد ہیں یاد رہے کہ مرزا طاہر احمد نے چند دن قبل جنگ لندن کو دیے جانے والے ایک انٹرویو میں قادیانی جرنیلوں کا ذکر کیا تھا۔ انہوں نے جرنل حمزہ کا نام بھی لیا تھا۔" (جنگ لاہور ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۸ء)

مرزا طاہر نے اپنے انٹرویو میں جو گپیں ہانکیں اور جو جھوٹ بکے ہیں اجناب جرنل حمزہ کے اس بیان سے ہی یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ وہ پورے کا پورا انٹرویو غلط بیانی کا پلندہ ہے۔ اس انٹرویو میں جرنل حمزہ کو قادیانی بتایا گیا جبکہ انہوں نے واضح طور پر نہ صرف اس کی تردید کی بلکہ قادیانی جرنلوں کی اصل حقیقت بھی کھول کر رکھدی۔

الغرض مرزا طاہر یا دوسرے قادیانیوں کا خود کو محب وطن ظاہر کرنا اسی طرح جھوٹ ہے جس طرح مرزا قادیانی علیہ اللعنۃ کا دعوائے نبوت جھوٹ تھا اور جس طرح وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا تھا آج مرزا طاہر اور تمام قادیانی اسی راہ پر گامزن ہیں۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

بعد از پیغمبر، بزرگ و برتر، صدیقِ اکبر صدیقِ اکبرؓ

تحریر: رانا خالد علی بی ایس سی جھنگ صدر

قدسیوں کی نورانی بستی میں ایک دبستانِ محبت کھلا۔ تشنہ کامانِ حسنِ ازل، رہ نوردانِ کوچۂ محبت، وارفتگانِ جذبۂ الفت، مشتاقانِ دیدِ یار اور قلب و روح کی گہرائیوں میں ایک نامعلوم خلا اور دلِ فگار محرومی کا احساس کرنے والے ازلی خوش بخت اس میں داخلے کے لئے ٹوٹ پڑے۔ سعادت یافتگانِ یومِ الست کا تانتا بندھ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نورانی مکتب میں تل دھرنے کو جگہ نہ ملی۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اس مکتب کے ہونہار و لائق و فائق طلباء اور جلیل القدر فرزندوں میں سے تھے۔ آپؓ کا شمار ان ارشد تلامذہ میں ہوتا تھا جن پر پورے مکتب بلکہ صاحبِ مکتب کو بھی ناز تھا۔ ۱۴ سو برس سے دنیا بھر کی مساجد میں ہر جمعہ ان کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا ہے اور ان کی افضلیت اور فضیلت کا اقرار کیا جاتا ہے۔ اللہ سے ایمان کی روشنی صراطِ مستقیم دیکھنے کی توفیق طلب کی جاتی ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی شانِ ربوبیت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ رسالت میں کسی دوسرے کو شریک نہیں کیا جاسکتا اسی طرح صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقامِ صداقت میں بھی کوئی ان کا ہم پلہ نہیں وہ اپنی مثال آپ تھے۔ اگرچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر صحابی اپنے پسندیدہ کمالات و فضائل کے لحاظ سے منفرد ہے۔ لیکن سرورِ کائنات کی رسالت و نبوت کے جو جلوے سیرتِ صدیقی میں نظر آتے ہیں، ان کی شان ہی نرالی ہے۔ حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی آفتابِ نبوت کی شعاعوں سے زیادہ منور ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عشقِ رسولؐ کی مثال ہیں۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی معیت و صحبتِ نبوی قرآن مجید منصوص ہے۔ صدیق اکبرؓ کی قربت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپؓ نبوت کی برکات سے زیادہ فیض یاب ہوسکے۔

دلوں کی دھڑکن، دعاؤں کے گلشن، صفا کی انجمن، صداقت کے چمن، نگہبانِ رسالت، جانشینِ نبوت، واقفِ اسرارِ رسالت، تاجدارِ صداقت، ترجمانِ نبی، مزاج شناسِ رسولؐ، خلیفۂ راشد اول بلافصل، السابقون الاولین اور خیر القرون سے تعلق رکھنے والے، فیضانِ رسالت سے براہِ راست استفادہ کرنے والے رفاقتِ رسولؐ کے مایہ ناز شرف سے بہرہ یاب، نگاہِ نبوت سے فیض یاب اور طریقِ نبوت سے تربیت یافتہ سیدنا صدیق اکبرؓ سیرت و کردار کی نہایت اعلیٰ بلندیوں پر متمکن ہیں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، انبیاء کے بعد مردانِ کامل میں سرفہرست ہیں، سرکارِ مدینہ کی ذاتِ اقدس سے عقیدت و محبت کے ان گنت واقعات تاریخ کی زینت ہیں۔ سیدنا صدیق اکبرؓ ہماری تاریخ کا روشن ترین باب ہے۔ اگر اس باب کو تاریخ سے نکال دیا جائے تو ہماری تاریخ سایوں کی لپیٹ میں آجائے گی۔ ہم بے خوف تردید لکھتے ہیں کہ صدیقؓ جیسا زاہد، فقیہ، متواضع، منکسر المزاج، کریم النفس، ضابطۂ کلؓ، مدبر، رعایا پرور، سیاستدان، فاتح، مقبول اور عادل حکمران کسی قوم کی تاریخ میں موجود نہیں۔ میں نصِ قرآنی کا سہارا لیکر کہہ سکتا ہوں کہ نبی کے پاس قرآن کا اعجاز، صدیق کے پاس صاحبِ قرآن کا اعجاز۔ نبی قرآن کا مشتاق، صدیقؓ نبی کا مشتاق جہاں نبیؐ کا نام آئے گا، صدیقؓ کا ذکر بھی لازمی آئے گا۔

صدیقؓ ———— ارفع و اعلیٰ، خوبی کا سرچشمہ نیکی کا منبع، اخلاق کا مصدر، شرافت کا مخزن، اخوت کا پیکر، صفاتِ نبی کا خزینہ، گلشنِ شرافت کا گل سر سبد، دیارِ صداقت کا تاجدار، رفیقِ غار و مزار، ثانی اثنین، مصاحبِ صاحبِ قاب و قوسین، مجاہدِ بدر و حنین، ان کے والد صحابی، ان کے بیٹے صحابی، وہ خود اصحابِ نبی کی پسند، ان کے رشتے عظیم، ان کی نسبت بڑی۔ ان کی دختر عائشہؓ، فضیلتوں کا گہوارہ ان کے داماد محمدؐ۔ سر بلندوں میں سربلند، صدیق اکبرؓ، بعد از پیغمبر، بزرگ تو ئی قصہ مختصر۔

خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرب ترین صحابی اور خلیفہ اول کی حیثیت سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اشاعتِ اسلام کی جدوجہد میں بے مثال کردار ادا کیا۔ آپؓ کی زندگی کا ہر لمحہ اطاعتِ رسول اور ایثار و استقامت کی تفسیر تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ جامع الصفات شخصیت کے مالک تھے۔ آپ رسالتؐ کے دعووں کی تصدیق تھے۔ آپ کی زندگی حبِ رسول کا کامل نمونہ تھی۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صبر و استقلال اور عزم و صداقت کا پیکر تھے۔ دلیل و برہان کے بغیر داعیِ اسلام کے پیغام پر لبیک کہہ کر آپؓ نے صدیق کا لقب پایا۔ اللہ نے سفرِ ہجرت کے پُر آشوب حالات میں اپنی محبوب ترین امانت صدیق اکبرؓ کو سونپ کر بے مثال اعزاز بخشا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضورِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربت اور کبریٰ رفاقت کا عدیم النظیر شرف حاصل ہوا۔ فرمانِ نبوت پر عمل کرنے میں آپ نے جان و مال کی کبھی پروا نہیں کی۔ جب بھی جہادِ حق میں جان و مال کی قربانی دینے اور شمعِ رسالت کی ضیا باریوں پر پروانہ وار سب کچھ نچھاور کر دینے کی نوبت آئی تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بڑی فراخدلی سے اپنا سارا مال و متاع حاضرِ خدمت کر دیا۔ آپؓ نے نو غلاموں اور لونڈیوں کو اپنے ذاتی روپیہ سے خرید کر آزاد کیا۔ مزاج شناسِ نبوت نے غمِ رسول میں شکستہ خاطر قوم کی ڈھارس بندھا کر جانشینی کا حق ادا کر دیا۔ سیدنا امام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتہائی پُر آشوب حالات میں منصبِ خلافت سنبھالا اور اس گرانقدر ذمہ داری سے انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ عہدہ برا ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فتنۂ ارتداد کا استیصال کیا اور منکرینِ زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا، تدوینِ قرآن اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بطور خلیفہ ثانی انتخاب آپؓ کے بے مثال کارنامے ہیں۔

باقی صفحہ ۲۰ پر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو و درگزر

محمد اقبال —— حیدرآباد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ جو کوئی مجھ پر ظلم کرے میں اس کو قدرت انتقام کے باوجود معاف کر دوں جو مجھ سے قطع کرے میں اس کو ملاؤں جو مجھے محروم رکھے میں اس کو عطا کروں۔ غضب اور خوشنودی دونوں حالتوں میں حق گوئی کو شیوہ بناؤں۔

دشمن سے انتقام لینا فطرت انسانی کا خاصا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف یہ کہ دشمنوں سے انتقام کے قائل نہ تھے بلکہ ہر موقع پر آپ نے اپنے بدترین دشمنوں سے حسن سلوک برتا اور ان کے ساتھ ہر ممکن مہربانی کے ساتھ پیش آئے۔

جب مسلمانوں نے مکہ فتح کیا تو یہ وقت تھا کہ وہ ظالموں سے ایک ایک ظلم کا بدلہ لے سکتے تھے ابو سفیان بہت پریشان تھا سعد بن عبادہؓ نے ابوسفیان سے کہا آج کا دن قتل اور خونریزی کا دن ہے آج کے روز خدائے شدید العقاب قریش کو ذلیل کرے گا یہ سن کر ابوسفیان حواس باختہ ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے تو کہا یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی قوم قریش کے قتل و غارت کا حکم دیا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا ہرگز نہیں۔

ابوسفیان نے کہا سعد تو یہی کہہ رہے ہیں رحمت عالمؐ نے ارشاد فرمایا۔ سعد غلط کہتے ہیں۔ تم اطمینان رکھو آج کا دن رحمت کا دن ہے ابوسفیان نے کہا خدائے برتر کی قسم اور قریش کی قرابت کا آپؐ کو واسطہ دیتا ہوں کہ قریش کو معاف کیجئے اور کوئی انتقام نہ لیجئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہوگا اور حکم جاری کیا کہ سعد سے جو انصار کا جھنڈا لے فوج کی کمان کر رہے تھے۔ جھنڈا لیا جائے کیوں کہ وہ جذبات سے مغلوب ہیں۔ اور انتقامی کارروائی کر سکتے ہیں حضرت سعد بن عبادہؓ قبیلہ خزرج کے رئیس اعظم تھے اور قریش مکہ نے قبول اسلام کی پاداش میں انہیں بڑی طرح اپنے ظلم و ستم کا تختہ مشق بنایا تھا اور فطری طور پر وہ اس جور و ستم کا بدلہ لینا چاہتے تھے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا کہ یہ یوم انتقام نہیں۔ یوم رحمت ہے اور احتیاطاً ان سے پرچم لے لیا جس فوج کی وہ کمان کر رہے تھے اس کی کمان دوسرے کے سپرد کر دی گئی یہ اعلان ہوا کہ جو کوئی ابوسفیان کے مکان میں پناہ لے گا یا اپنے گھر کا دروازہ بند رکھے گا یا ہتھیار اپنے جسم سے علیٰحدہ کر دے گا اس کو امان ہے لیکن کچھ لوگ سمجھ رہے تھے کہ مسلمانوں کی فوج مکہ میں خون کی ندیاں بہا دے گی اور انہیں اپنی ایذا رسانیوں اور جفا کاریوں کی عبرت ناک سزا ملے گی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا مشفقانہ برتاؤ کیا کہ بعض انصار صحابی سرگوشیاں کرنے لگے کہ حضور اکرم صلی اللہ وسلم پر اپنی قوم کی الفت اور وطن کی محبت غالب آگئی ہے اور آپؐ ہم اہل مدینہ کو چھوڑ کر مکہ ہی میں اپنے لوگوں کے ساتھ رہا کریں گے اس پر حضورؐ نے انصار کو جمع کیا اور فرمایا تم نے کہا ہے کہ رسول اللہ پر اپنی قوم کی الفت اور وطن کی محبت غالب آگئی ہے حقیقت یہ ہے کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں میں نے اللہ کی خاطر تمہاری طرف ہجرت کی تھی اور مطمئن ہو کر میرا مرنا جینا تمہارے ساتھ ہی ہے۔

انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے جو کچھ کیا خدا اور رسول کی محبت میں کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا خدا تمہارا عذر قبول کرتا ہے اتنے بڑے شہر میں جہاں قدم قدم پر وہ لوگ موجود تھے جو ساری عمر حضورؐ کے درپے آزار رہے۔ صرف تین آدمی مجرم قرار پائے اور باقی سب معاف کر دیئے گئے۔

فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شعب ابی طالب میں دربار عام لگایا اور پوچھا مجھ سے کس سلوک کی امید رکھتے ہو۔ سب نے آپؐ کے رحم و کرم کی تعریف کی اس پر حضورؐ نے جواب دیا کہ میں وہی سلوک کروں گا جو حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا اور ایک ہی لفظ لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر عام معافی کا اعلان فرما دیا۔

اس دربار میں وہ لوگ آپؐ کے سامنے موجود تھے جنہوں نے آپؐ کو اور آپؐ کے خاندان کو تین سال تک ایک درے میں محصور کر کے آب و دانہ تک بند کر دیا تھا اور اناج کا ایک دانہ تک نہیں پہنچنے دیتے تھے۔ اس دربار میں وہ لوگ بھی کھڑے تھے جو آپؐ پر ایمان لانے والوں کو تپتی ہوئی ریت پر ڈال کر گھسیٹا کرتے تھے ان ہی میں وہ مغرور ہستیاں بھی موجود تھیں جنہوں نے قسم کھائی تھی کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صفحہ ہستی سے محو کر دیں گے ایسے لوگ بھی تھے جو خون رسالتؐ سے اپنی پیاس بجھانا چاہتے تھے۔ یہ سب مجرم سر جھکائے کھڑے تھے ادھر دس ہزار تلواریں آپؐ کے اشارے کی منتظر تھیں لیکن آپؐ نے سب کو معاف کر دیا۔

صحابہؓ نے جب مکے سے مدینہ ہجرت کی تھی ان کے مکانوں پر مشرکین نے قبضہ کر لیا تھا اور عام خیال یہ تھا کہ اب مسلمانوں کو ان مکانات کا قبضہ واپس دلوایا جائے گا لیکن یہ مکانات بھی اہل مکہ سے واپس نہیں لئے گئے۔

ام المومنین حضرت زینبؓ کے بھائی نے سب

کے سامنے اپنے مکان کا مطالبہ کیا. حضورؐ نے ان سے کہا "تم اپنے مکان کا دعویٰ چھوڑ دو میں جنت میں ایک محل کا وعدہ کرتا ہوں. حضرت زینبؓ کے بھائی نے فوراً اپنے مکان سے دستبرداری اختیار کر لی کچھ اور لوگ بھی جائیداد کی بازیابی کے خواہاں تھے. لیکن جب انہیں یہ بتلایا گیا کہ حضورؐ ان جائیدادوں کی نسبت جو ہجرت کے بعد قریش کے قبضے و تصرف میں چلی گئی تھیں. اب کوئی تذکرہ پسند نہیں فرماتے تو سب نے خاموشی اختیار کر لی.

عبداللہ بن اخطل اور اس کی دو لونڈیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتی تھیں ان کو بھی معاف کیا ہبار بن اسود جس نے حضورؐ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کو خنجر مارا تھا نیزے سے زمین پر گرا دیا تھا وہ حاملہ تھیں حمل ساقط ہو گیا اور اسی تکلیف کی وجہ سے انتقال فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبار بن اسود کو بھی بخش دیا.

جب عتبہ اور عتیب پسران ابولہب کا معاملہ پیش ہوا تو ان کو بلایا گیا. حضورؐ نے ان دونوں کے کندھوں پہ ہاتھ رکھ کر تسلی دی اور خانہ کعبہ میں جا کر ان کے لئے دعا فرمائی. یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کو طلاق دی تھی یہ سلوک دیکھ کر وہ فوراً مسلمان ہو گئے.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنگل میں درخت کے نیچے آرام کر رہے تھے آپؐ نے اپنی تلوار اسی درخت سے لٹکا دی ایک بدوی موقع کی تلاش میں تھا اور اس سے اچھا موقع کیا مل سکتا تھا اس نے فوراً درخت سے لٹکی ہوئی تلوار اتار لی اتنے میں حضورؐ کی آنکھ کھل گئی. بدوی کہنے لگا اب تمہیں کون بچا سکتا ہے؟ ذات رسالت پناہ نے نہایت اطمینان سے جواب دیا میرا خدا مجھے بچائے گا اس غیر متوقع جواب سے بدوی گھبرا گیا تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی. حضورؐ نے بڑھ

باقی ص ۳۲ پر

اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے

عائشہ سعید — کراچی

وہ اٹھا خاک بطحا سے سعادت کا امیں ہو کر
علمبردار حق ہو کر سپہ سالار دیں ہو کر

اسوۂ رسولؐ دراصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کو کہتے ہیں. وہ ہستی جن کی تعلیمات پر عمل کر کے ہم راہ نجات حاصل کر سکتے ہیں. جس کے متعلق حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی اور حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ نے پیش گوئیاں کیں.

وہ مقدس ہستی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو ماہ ربیع الاول کی ۹ یا ۱۲ تاریخ کو دوشنبہ کے دن اس دنیا میں جلوہ گر ہوئی. یہ وہی مقدس ہستی ہے جس کی پیدائش کا مقصد دنیا میں انقلاب لانا، اولاد آدم کی اصلاح کرنا اور خدا کا پیغام ساری دنیا تک پہنچانا تھا.

ترجمہ :

"وہی خدا ہے جس نے بھیجا پیغمبر ان پڑھوں کے درمیان انہیں میں سے جو پڑھتا ہے. اور پر ان کے آیتیں اور پاک کرتا ہے اور سکھاتا ہے. ان کو کتاب اور حکمت. اور تھے وہ اس سے پہلے بیچ کھلی گمراہی کے"

(سورۃ الجمعۃ آیت نمبر ۲)

سورۃ جمعہ کی یہ گواہی کافی ہے اور یہ آیت اس بات کی دلیل دیتی ہے کہ بے شک انسان گمراہ تھا اسے ہدایت پیغمبر اسلام ہی سے ملی ہے

آج سے چودہ سو برس پہلے جب محمدؐ نے اس دنیا میں قدم رکھا تو اس وقت خود اپنا وطن اخلاقی پستی، بدنظمی اور بدامنی کو پہنچا ہوا تھا. قرآن میں اس وقت کے حالات یوں الفاظ میں تبصرہ کیا گیا ہے.

"تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے. جس سے خدا نے تمہیں بچا لیا"

دنیا ظلم اور جہالت کا مسکن تھی. انسانیت موت کے دروازے پہ کھڑی آخری سانس لے رہی تھی. حیوانیت اور شیطانیت عروج پر تھی. معمولی معمولی باتوں پر لڑائی کرنا ان کا مشغلہ بن چکا تھا.

بقول الطاف حسین حالی کے

کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
کہیں گھوڑا آگے بڑھانے پہ جھگڑا

اس وقت پورا انسانی معاشرہ مختلف گروہوں میں منقسم تھا. دولت مند اور جو عمر میں سب سے زیادہ بڑے ہوتے ان کی قدر کی جاتی تھی دھرتی انسانی خون سے رنگی جاتی تھی. غرضیکہ پورا عرب برائیوں میں ڈوبا ہوا تھا.

ایسے عالم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے. اور تیئیس ۲۳ برس کے اندر نہ صرف انہوں نے عرب کو بدل ڈالا بلکہ بھٹکے ہوئے لوگوں کو صراط مستقیم دکھائی.

حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل کارنامہ یہ ہے کہ آپ کی دعوت پورے کے پورے اجتماعی انسان کو اندر سے بدل دیا. اور صبغتہ اللہ کا ایک ہی رنگ مسجد سے بازار تک، مدرسے سے عدالت تک اور گھر سے لیکر میدان جنگ تک چھا گیا. آپؐ کے ذہن اور خیالات، زاویہ نگاہ، عادت و اطوار، خیر و شر کا معیار، رسوم و رواج، اخلاقی قدریں اور

قانون۔ غرض تمدن کے ایک ایک ادارے اور ایک ایک شعبہ میں انقلاب برپا کر دیا۔ اور اس سے بڑھ کر یہ حقیقت ہے کہ اس سارے انقلاب میں خیر و فلاح ہے۔ اس انقلاب میں کوئی شر نہیں، کوئی فساد نہیں اور کوئی بگاڑ نہیں، ہر پہلو سے تعمیر ہی تعمیر ہے۔

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین

ساری دنیا کے لیے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ آپؐ نے غفلت میں پڑی ہوئی انسانیت کو چونکا دیا۔ اور یہ بات دنیا والوں کو بھی بتا دی کہ کون سی راہ اس کے لیے تباہی کی ہے اور کون سی راہ اس کی سلامتی کی۔

آپؐ سب سے بڑے مفکر، معلم انسانیت، اور نمونہ عمل بھی تھے۔ آپؐ نے جہل کو علم سے، تاریکی کو نور سے اور گمراہی کو ہدایت سے بدل دیا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

" ایسا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کی صاف ہدایت دینے والی آیات سناتا، تاکہ ایمان لانے والے اور نیک عمل کرنے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئے"

آپؐ کی دعوت نے کل انسانیت کو نئی زندگی نئی توانائی، نیا تمدن اور نیا معاشرہ عطا کیا۔ یہ جنون تھا نہ دیوانگی بلکہ یقین کامل اور خدا پر مکمل بھروسہ تھا۔ غیر معمولی قوتیں جو خدا نے آپؐ کو عطا کی تھیں۔ ان صلاحیتوں کو بروئے کار لانے میں خدا ہی نے آپ کی مدد کی۔

ارشاد خداوندی ہے۔

"کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا"

(سورۃ الم نشرح، آیت نمبر ۱)

انقلاب کا محرک لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ تھا جو سب سے بڑی سچائی، سب سے بڑی ہدایت تھی۔ کائنات کا رب ایک ہے۔ انسان اسی کا بندہ ہے اسی کے تابع ہے، دوسری تمام طاقتیں اس کے آگے سرنگوں ہیں

دعوت ہر مبلغ دے سکتا ہے۔ مگر وہ اللہ کی طرف سے اس کام پر مامور نہیں ہوتا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسی محترم ہستی تھے جن کو خدا نے خود اس زمین میں مبعوث کیا تھا۔ بنی نوع انسان کی بھلائی اور اصلاح کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حقیقت میں سارے مصائب برداشت کر کے خدا کا پیغام ساری دنیا تک پہنچایا۔ اور آپ نے حجۃ آخری خطبے میں بھی لوگوں کو گواہ بنایا تھا اور فرمایا تھا کہ

"اے لوگو! میں نے خدا کا پیغام تم تک پہنچا دیا۔ تم لوگ آخرت میں گواہ رہنا۔ اور میرا پیغام دوسروں تک پہنچا دینا"

" اللہ کی اجازت سے اس کی طرف دعوت دینے والا روشن چراغ ہے"

(سورۃ احزاب آیت نمبر ۴۶)

بہت سے مسلمان ایسے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو جان کر اس پر عمل نہیں کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ نجات اسی میں ہے۔

ہمارا یہ رویہ خود ہمارے لیے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی سے تعارف کے بجائے ایک مقدس حجاب بن گیا ہے۔ پھر ہم اپنی زبان سے سرور عالمؐ دو دنیا کا رہنما کہتے نہیں تھکتے۔ اسے عملاً دنیا کے سامنے دنیا کا لیڈر تو ہم کیا ثابت کریں گے ہم تو اسے خود اپنی پوری زندگی کا بھی لیڈر نہیں بنا سکتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا آئینہ ہیں جن کی زندگی ہمارے لیے اسوہ حسنہ ہے۔ اس سے ہم عزم و ہمت کا درس لے سکتے ہیں۔ ان سے اصول کی پابندی اور فرض شناسی کا سبق سیکھ سکتے ہیں۔ اس سے انسانیت کی خدمت کا جذبہ اخذ کر سکتے ہیں۔

آج اگر ہم اسوہ رسولؐ پر عمل کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم سرخرو نہ ہوں۔ آج مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو بھول کر مغربی تہذیب کے دیوانے ہو گئے۔ مغرب کی ہر چیز کو اپنا کر فخر محسوس کرتے ہیں۔

صحیح بات تو یہ ہے کہ سیرت نبویؐ میں ان لوگوں کے لیے کوئی پیغام ہے ہی نہیں جو کسی غیر اسلامی تہذیب سے وابستہ ہوں۔

افسوس تو اس بات پر ہے کہ آپؐ جس مقصد کے لیے اس دنیا میں تشریف لائے تھے اور خدا کا پیغام دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچایا تھا۔ مسلمان اسی پیغام پر عمل نہیں کرتے۔ آج ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے خون کا پیاسا ہے۔ جبکہ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے۔

"اللہ کے بندو تم سب آپس میں بھائی بھائی ہو"

اور حقیقتاً ایسا ہونا بھی چاہیے کہ ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا دکھ درد سمجھنا چاہیے کیونکہ تمام مسلمانوں کا اللہ ایک، کلمہ ایک، قرآن ایک، رسولؐ ایک، اور حرم پاک ایک، تو مسلمانوں کو بھی ایک ہونا چاہیے۔ اس لیے ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ ہم جو کوئی بھی ہوں اور جس حال میں بھی ہوں، ہماری زندگی کے لیے نمونہ، ہماری سیرت کی درستگی و اصلاح کے لیے ہدایت کا سامان، ہمارے ظلمت خانوں کے لیے ہدایت کا چراغ اور رہنمائی کا نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت کبریٰ کے خزانے میں ہر وقت اور ہر دم مل سکتا ہے۔

مسٹر برنارڈ شاہ نے سچ کہا تھا کہ محمدؐ اگر اس وقت دنیا کے ڈکٹیٹر ہوتے تو دنیا میں امن قائم ہو جاتا۔ حضورؐ دنیا میں موجود نہ سہی ان کے پیش کردہ اصول تو موجود ہیں۔ ان کے اصولوں کو بھی اگر ہم راست بازی کے ساتھ ڈکٹیٹر مان لیں تو وہ سارے فتنے ختم ہو سکتے ہیں جن کی آگ سے آج نسل آدم کا گھر جہنم بنا ہوا ہے۔

دراصل محمدؐ کی داستان کسی خیالی کردار کا افسانہ نہیں، بلکہ خدا نے خود زمین پر اس عظیم شخصیت کو مبعوث فرمایا ہے۔ انسان کی اصلاح کے لیے۔

دراصل سیرت کو نبیؐ کو سمجھنے کے لیے قرآن مقدس

کو سمجھنا پڑے گا۔ کیونکہ قرآن پڑھے بغیر کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا ہے کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی۔ کیونکہ قرآن ہی ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت سے متعارف کرواتا ہے۔

سورۃ احزاب کی اکیسویں آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"حقیقت یہ ہے کہ تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسولؐ میں بہترین نمونہ ہے"۔

محسن انسانیت خاتم الانبیاءؐ کی ذات مبارکہ کا مطالعہ ہم جس پہلو سے بھی کریں ہمیں اس میدان میں حضورؐ کی حیثیت مشعل راہ کی سی نظر آتی ہے۔ ہر جگہ آپ کا اسوۂ ہمارے لیے نمونہ بن جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ ہمارے دلوں کو منور کر دے، اور حضورؐ سے محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہم آپس میں اتحاد سے رہیں۔ دراصل حضورؐ جس مقصد کے لیے اس دنیا میں جلوہ گر ہوئے اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے ہم کوشاں رہیں۔

خدا تعالیٰ ہمیں حضورؐ کے اسوۂ کو سمجھنے، اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

ختم المرسلین کا اعجاز

ہفت روزہ ختم نبوت ملت اسلامیہ کے دلوں کی دھڑکن مرزائیت کے تابوت میں آخری کیل اور احقاق حق ابطال باطل کا فریضہ ادا کرنے والا آرگن ہے۔ اس عظیم پرچے کے ساتھ والہانہ لگاؤ اور اس کی مانگ میں اضافہ اور دنیا کے اخیر کونے تک کفر کا تعاقب جھوٹے مدعیان نبوت کا گھیراؤ یہ خاتم الانبیاءؐ کی ختم المرسلینی کا اعجاز ہے۔ مری شہر میں خلاف ختم نبوت کے دو اہم مرکز جامع مسجد خلفاء راشدین اور جامع مسجد فاروقیہ میں دعشاق ختم نبوت اس پرچے کے انتظار میں چشم براہ رہتے ہیں (از قاری محمد حنیف اللہ حنفی، قاری عبدالقیوم مری)

دولت پر حکومت کرنے والے جلیل القدر صحابی

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آج مدینہ پرسکون ہے مرد و زن پیر و جوان اپنے اپنے کام میں مگن زندگی کا سفر کر رہے ہیں یکایک مدینہ کے ایک جانب گرد اٹھتی ہوئی دکھائی دی وقت کے ساتھ ساتھ گرد میں اضافہ ہوتا چلا گیا تا آنکہ تمام افق کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہوا کے جھونکوں نے زرد غبار اور صحرا کی نرم ریت کو مدینہ کے دروازوں تک دھکیل دیا لوگوں کی نگاہیں اس منظر کو دیکھ کر تند و تیز آندھی کا انتظار کرنے لگیں ہر فرد اپنے کام کو سمیٹنے کی فکر میں تھا مگر جلد ہی گرد کے بادل سے ایک بڑے قافلہ کی آمد کی بشارت سنائی دی۔ ابھی زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ سات سو اونٹوں کا قافلہ مدینہ کے بازاروں کو تاخت کرنے لگا لوگ ایک دوسرے کو قافلہ کے نظارہ کی دعوت دے رہے تھے تاکہ اس کی خیر و برکت سے خوشی حاصل کریں۔

ام المومنینؓ حضرت عائشہ صدیقہ کے کانوں کے کانوں تک قافلہ کی آواز پہنچی تو پوچھا مدینہ میں کیا ہو گیا ہے۔

جواب ملا:۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا تجارتی قافلہ ہے

فرمایا:۔ کیا قافلہ سے اس قدر شور برپا ہو گیا ہے

ہاں امیر المومنینؓ:۔ سات سو اونٹوں کا قافلہ ہے

جواب ملا:

لمحہ بھر سر جھکانے اور سکوت کے بعد ام المومنینؓ نے یوں سر ہلا دیا۔ جیسے بھولی ہوئی بات اچانک صحن خانہ دل میں آ گھسی ہو:

فرمانے لگیں:۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عبدالرحمان بن عوفؓ گھٹنوں کے بل جنت میں داخل ہوں گے"۔

صدیقہ کائنات کی یہ بات حضرت عبدالرحمان تک جا پہنچی۔ فوراً آپ کو یاد آ گیا کہ کئی بار یہ بات میں خود حضور علیہ السلام سے سن چکا ہوں۔ اونٹوں کے پالان کھولنے اور کجاوے اتارنے سے پہلے ام المومنین کے گھر کا رخ کیا حاضر خدمت ہو کر عرض کیا۔

اے ام المومنین! آپ نے مجھے ایسی بات یاد دلائی ہے جسے میں خود بھی نہیں بھلا سکا۔ پھر فرمانے لگے کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے یہ پورا قافلہ پالانوں اور رسیوں سمیت اللہ کے راستہ میں صدقہ کر دیا یہ کہہ کر اٹھے اور سارا سامان تجارت اہل مدینہ اور قرب و جوار کے لوگوں میں بانٹ ڈالا۔

صحابی رسول حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ کی زندگی کی پوری تصویر اسی ایک واقعہ سے ہمارے سامنے آ جاتی ہے آپ ایک کامیاب تاجر تھے آپ کی تجارت پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم تھا تجارت آپ کے نزدیک طمع و لالچ اور غلہ روکنے کا نام نہ تھا بلکہ ایک مسلسل عمل اور ذمہ داری کا نام تھا آپ کی تجارت میں اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت عطا فرمائی مصر و شام سے آپ کی تجارت کے قافلے آنے شروع ہوئے اور اس طرح جزیرہ عرب کے لیے لباس و طعام کی ضروریات پوری ہوئیں۔ تجارت میں آپ کی بے پناہ کامیابی کا راز رزق حلال کی تلاش اور حرام و مشتبہات سے مکمل اجتناب تھا عام طور پر تجارت سالانہ حساب و کتاب نفع و نقصان سے شمار ہوتی ہے لیکن آپ کی تجارت اتفاق

فی سبیل اللہ سے شمار ہوتی ہے آپ نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔

اے ابن عوفؓ! "تم مالداروں میں سے ہو تم جنت میں گھٹنوں کے بل داخل ہو گے اللہ کے راستے میں خرچ کرو تمہارے گھٹنے کھل جائیں گے۔ فرمان نبوی سننا تھا کہ آپ اللہ کی راہ میں بے حساب خرچ کرنے لگے ایک دن آپ نے زمین کا ٹکڑا چالیس ہزار دینار میں فروخت کیا پھر ساری رقم علاقہ کے لوگوں بنی زہرہ امہات المومنین اور مسلمان فقراء میں تقسیم کر دی ایک موقع پر اسلامی لشکر کے لئے پانچ سو گھوڑے اور دوسرے موقع پر پندرہ سو گھوڑے پیش کئے۔ وفات سے قبل وصیت کی کہ پچاس ہزار دینار اللہ کی راہ میں خرچ کئے جائیں اور بقیہ بدری صحابہ میں سے ہر ایک کو چار چار سو دینار دیئے جائیں۔ حضرت عثمان غنی ذی النورینؓ نے باوجود مالدار ہونے کے اپنے حصے کے چار سو دینار یہ کہتے ہوئے وصول کئے کہ عبدالرحمان کا مال پاک اور حلال ہے اس کا ایک لقمہ بھی خیر و برکت کا باعث ہوگا۔ ان نمونہ کے واقعات سے اتنا ضرور معلوم ہوا کہ عبدالرحمانؓ ان مالداروں میں سے تھے جنہوں نے دولت پر حکومت کی نہ کہ اس کی غلامی ایک دن روزے سے گزارا شام کو افطاری کے لئے کھانا سامنے رکھا گیا جب کھانے پر نظر پڑی تو دیدہ نم ہو گئے اور فرمانے لگے "مصعب بن عمیرؓ شہید ہوئے وہ مجھ سے بہتر تھے انہیں ایک چادر میں کفن دیا گیا جو اتنی چھوٹی تھی کہ اگر سر کی جانب کرتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر پاؤں کی جانب سرکاتے تو سر کھل جاتا"۔

حمزہ بن عبدالمطلب شہید ہوئے وہ مجھ سے بہتر تھے۔ ان کے کفن کے لئے ایک چادر کے سوا کچھ نہ تھا پھر ہمارے لئے دنیا میں وسعت دے دی گئی۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں نہ ہو جائے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ زندگی کی آخری گھڑیاں گذار رہے ہیں۔ موت کی کشمکش میں مبتلا آنکھیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی ہیں۔ کہ اچانک آپ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ آنسوؤں کا ایک سمندر آپ کی آنکھوں میں امڈ آیا۔ لرزتی ہوئی زبان سے فرمانے لگے مجھے ڈر ہے کہ کہیں دنیا کے مال کی وجہ سے اپنے ساتھیوں سے دور ہی نہ روک لیا جاؤں فوراً ہی آپ پر اطمینان و سکون کی کیفیت طاری ہو لی اور آپ کی آنکھیں جگمگا اٹھیں۔ ضرور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یاد آیا ہوگا عبدالرحمان بن عوفؓ فی الجنۃ یقیناً کتاب خلیف کا فرمان ذہن میں گردش کر رہا ہوگا۔

فلسفہ، سائنس، مذہب

کائنات کے آغاز و انجام اور مقصد کے لئے

ان سوالات و جوابات کے سلسلے میں آپ کا نقطہ نظر کیا ہے؟

حافظ محمد شفیق نعیم — قصور

عام الفاظ میں غلط فہمی کا موجود ہونا ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ بعض لوگوں نے صرف ظاہری مشابہت الفاظ کی یکسانی اور بحث کے ظاہری نتائج کو دیکھ کر یہ سمجھ لیا کہ فلسفہ، سائنس اور مذہب کا طریق کار دائرہ بحث یا جوابات ایک ہی قسم کے ہیں تو پھر ان سب کی ضرورت کیا ہے ہمیں یہ خیال جڑ پکڑ گیا کہ مثلاً فلسفہ مذہب کا بدل ہے یا سائنس فلسفہ کی بدل ہے۔ حقائق اس سے یکسر متضاد ہیں۔ الفاظ کی بعض دفعہ یکسانی کے باوجود ان تینوں کے سوالات ایک جیسے ہیں نہ جوابات متحد۔ مثلاً خدا کے وجود اور اس کی ذات و صفات یا توحید کو لیجئے اس کے بارے میں ان تینوں کا رویہ اصولاً مختلف ہے گو لفظ خدا تینوں ہی استعمال کرتے ہیں۔ لیکن اس کا مفہوم ہر ایک کے نزدیک جدا جدا اور اپنا اپنا ہے۔

مشہور سائنسدان آئن سٹائن کا کہنا ہے کہ وہ خدا پر ایمان رکھتا ہے۔ مگر خدا کا تصور اس کے نزدیک وہ ہے جو ایک دوسرے فلسفی اسپنوزا کا ہے اب بظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آئن سٹائن خدا کو مانتا ہے مگر اس کی شرط پر غور کیا جائے تو حقیقت کچھ اور معلوم ہوتی ہے کیونکہ اسپنوزا یہودی تھا، اور اس کی قوم یہود نے اسے دہریت کا الزام لگا کر مرتد قرار دیا تھا۔ اب اگر آئن سٹائن کا خدا وہی ہے جو سپنوزا کا ہے تو نتیجہ یہ نکلا کہ وہ خدا کو نہیں مانتا۔ بلکہ اسپنوزا کی مانند ملحد و زندیق ہے۔

اس سے یہ حقیقت معلوم ہوئی کہ گو فلسفہ سائنس اور مذہب تینوں کی بحث میں لفظ خدا کا استعمال بکثرت ہوتا ہے مگر خدا کے بارے میں ان سب کا تصور و عقیدہ مختلف ہے۔ اب کہنے کو تو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ یہ تینوں خدا کے قائل ہیں مگر اسی حقیقت کو یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ ان تینوں کا خدا ایک جیسا ہے۔ گو یہ درست ہے کہ فلسفہ اور سائنس میں خدا کا تصور مذہب کی راہ سے داخل ہوا ہے اور مذہب کی مانند ان دونوں نے بھی خدا کے متعلق بحث کرنے کی کوشش کی ہے مگر یہ کہنا غلط ہے کہ خدا کے بارے میں تینوں کا نقطہ نگاہ ایک ہی جیسا ہے اس کے برعکس خدا کے مذہبی تصور کو فلسفہ اور سائنس نے اپنے تصورات میں ڈھال لیا ہے اور یہاں آکر یہ تصور اس پہلے تصور سے مختلف ہو گیا ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ خدا کا فلسفیانہ تصور یا سائنسی تصور وہی کام سرانجام دیتا ہے جو مذہبی تصور انجام دیتا ہے۔ غلط ہے۔ یہی حال فلسفہ اور سائنس کے تصورات کے فرق کا ہے مثلاً علت العلل کا قانون وہ منشا پورا نہیں کرتا جو نظام فلسفہ کرتا ہے۔ ان دونوں میں بنیادی فرق ہے

جن اصحاب نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ جن سوالات پر فلسفہ، سائنس اور مذہب نے غور و فکر یا بحث کی ہے وہ دراصل ایک ہی قسم کے ہیں یا ان تینوں کے جوابات میں محض لفظی اختلاف ہے، حقیقت میں سب متفق ہیں یا یہ کہ ایک کا جواب جزوی ہے تو دوسرے کا کلی۔ یہ محض عقل و فکر کی کوتاہی پر مبنی ہے۔ حقائق یہ ہیں کہ ان ثلاثہ نے جن سوالات پر غور و فکر کیا ہے وہ بھی مختلف ہیں اور جو جوابات دیئے گئے ہیں وہ بھی جدا جدا ہیں۔ بالخصوص جوابات میں تو محض لفظی اشتراک پایا جاتا ہے۔ نتیجہ اور حقیقت کے اعتبار سے ان کے سوالات ایک جیسے نہیں ہیں۔ پس کومٹ کا یہ سمجھ لینا کہ مذہب جن سوالات کے جواب میں سرگرداں تھا ان کا کامل اور عقلی جواب سائنس نے دے دیا ہے لہٰذا مذہب اب غیر ضروری اور خارج از بحث ہو چکا ہے۔ ایک ناقص عقل اور مغالطے کے سوا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

اس مغالطے اور غلط بحث کی ایک مثال "جولین ہکسلے" کا یہ بیان ہے کہ "نیوٹن اور لاپلاس نے گردش سیارگان اور نظام فلکی میں خدا کی ضرورت کی نفی کر دی ہے۔ ڈاروِن اور پاسچر نے علم الحیات کی رو سے یہی کام کیا ہے اور جدید علم النفس اور تاریخی معلومات میں اضافے سے یہ حقیقت بالکل عیاں ہو گئی ہے"

اس عبارت میں جو دعویٰ کیا گیا ہے وہ اسی مذکورہ بالا مغالطے اور غلط بحث پر مبنی ہے۔ اس عبارت میں مذہبی تصورات اور سائنسی تصورات کو باہم گڈمڈ کر کے ایک غلط نتیجہ نکالنے کی کوشش کی گئی ہے یوں نظر آتا ہے کہ سائنس کی ابتدا مذہب سے ہوئی ہے اور مذہبی تصورات ابتدائی سائنسی تصورات ہیں۔

جن کو تجربات اور تحقیقات نے اسی طرح غلط کر دیا ہے جس طرح بطلیموس کے فلکی نظام کو کوپرنیکس نے اور نیوٹن کے قوانین حرکت کو آئن سٹائن کے نظریہ اضافیت نے غلط قرار دیا ہے۔ ہکسلے کی عبارت کو پڑھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا تصور صرف نظام فلکی کو سمجھنے کے لئے نکالا گیا تھا جو بعد میں مزید تحقیقات سے غلط ثابت ہو گیا۔ اگر خدا کا تصور پچھلے زمانے کا ایک غلط سائنسی تصور تھا تو ہکسلے کا یہ قول درست ہے کہ نیوٹن نے خدا کا نہ ہونا دکھا دیا ہے۔ لیکن مذہب جس خدا کا قائل ہے وہ اس تصور سے یکسر مختلف ہے۔ مزا تو تب تھا کہ نیوٹن اس خدا کے متعلق یہ دکھا دیتا کہ وہ نہیں ہے۔ اسی طرح ڈاروِن اور پاسچر کے خدا کا حال بھی وہی ہے انہوں نے جس خدا کا تصور باطل ثابت کیا ہے وہ مذہب کا پیش کردہ خدا نہیں بلکہ ان کا کوئی اپنا فرضی خدا ہے۔ یا یوں کہئے کہ سائنس کا ناقص اور ہمہ دم تغیر پذیر خدا ہے۔

فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْہَا ۔

اسلام فطرت کا دین مستقیم ہے۔ ہر انسان کو اس کی فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے یعنی یہ خدا کی فطرت ہے جس پر تمام انسانوں کو پیدا کیا گیا۔ تہذیب و تمدن کی ترقی اور تنزلی اور تاریخی اتار چڑھاؤ کے باوجود فطرت انسانی ہمیشہ ایک ہی ہے اور ایک ہی رہے گی۔ جب تک فطرت نہ بدل جائے اسلام میں تبدیلی اور ترمیم و تنسیخ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توحید پر کاربند رہنے کی اور شرک سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ناحق کی حمایت

عبدالغنی طارق

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص کسی جھگڑے میں ناحق کی حمایت کرتا ہے وہ اللہ کے غصہ میں رہتا ہے جب تک کہ اس سے توبہ نہ کرے اور جو اللہ کی کسی سزا میں سفارش کرے وہ اللہ کا مقابلہ کرتا ہے الخ (رواہ الطبرانی)

جو کسی مسلمان پر بہتان لگاتا ہے وہ ردغۃ الخبال میں قید ہوگا۔ الخ ناحق کی حمایت آج کل ہماری طبیعت بن گئی ہے۔ ایک چیز کو ہم سمجھتے ہیں کہ ہم غلطی پر ہیں مگر رشتہ داروں کی طرف داری ہے پارٹی کا سوال ہے۔ لاکھ اللہ کے غصہ میں داخل ہوں، اللہ کی ناراضگی ہو اس کا عتاب ہو مگر کنبہ برادری کی بات کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ ہم اس ناحق کرنے والوں کو ٹوک نہ سکیں اور سکوت کریں یہ بھی نہیں۔ بلکہ ہر طرح اس کی حمایت کریں گے۔ اگر اس پر کوئی دوسرا مطالبہ کرنے والا کھڑا ہو تو اس کا مقابلہ کریں گے۔ کسی دوست نے چوری کی ظلم کیا عیاشی کی اس کے حوصلے بلند کریں گے اس کی ہر طرح مدد کریں گے کیا یہی ہے ہمارے ایمان کا تقاضا، یہی ہے دین داری۔ اسی پر اسلام کے ساتھ ہم فخر کرتے ہیں۔ اپنے اسلام کو دوسروں کی نگاہ میں بدنام کرتے ہیں اور اللہ کے یہاں خود بھی ذلیل ہوتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص عصبیت پر کسی کو بلائے یا عصبیت پر لڑے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ عصبیت سے مراد ہے کہ ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے۔ ردغۃ الخبال۔ وہ کیچڑ ہے جس میں جہنمی لوگوں کا خون و پیپ ہوگا۔ اس میں وہ لوگ قید ہوں گے جو مسلمانوں پر بہتان باندھتے ہوں۔ آج دنیا میں معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کے متعلق جو چاہا منہ بھر کر کہہ دیا۔ کل جب زبان سے کہی ہوئی ہر بات کو ثابت کرنا پڑے گا اور ثبوت بھی وہی جو شرعاً معتبر ہو۔ دنیا کی طرح نہیں کہ چرب زبانی اور جھوٹی باتیں ملا کر دوسرے کو چپ کرا دیا جائے اس وقت آنکھیں کھلیں گی ہم نے کیا کہا تھا اور کیا نکلا۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ آدمی بعض باتیں زبان سے ایسی نکالتا ہے جس کی پرواہ بھی نہیں کرتا لیکن اس وجہ سے وہ جہنم میں ڈال دیا جاتا ہے۔

پھر ارشاد فرمایا کہ زبان کی لغزش پاؤں کی

باقی صفحہ ۳ پر

ختم نبوت کے پروانے کا پیغمبرانہ اعجاز

قاری محمد اسلم زاہد —— پتوکی

حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ جو تبع تابعین میں بلند پایہ بزرگ ہیں، ان کا ایک عجیب واقعہ حدیث و تاریخ کی نہایت مستند کتاب حلیہ ابی نعیم، تاریخ ابن عساکر، تاریخ ابن کثیر وغیرہ میں محدثانہ اسانید کے ساتھ مذکور ہے جس کے دیکھنے سے سرور کائنات فخر موجودات نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت کمالات کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے کہ جو معجزات و کمالات انبیائے سابقین کو عطا ہوئے تھے، اسی قسم کے بعض کمالات اور خوارق عادت حق تعالیٰ نے آپ کی امت کے افراد پر ظاہر فرما کر اہل علم پر ظاہر فرما دیا کہ ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مسیلمہ کذاب کا نام شیطان کی طرح ایسا مشہور ہے کہ غالباً بہت سے عوام بھی اس سے واقف ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس کا اعلان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نبوت ہوں۔ یمن میں اس کا نشوونما ہوا۔ بیوقوف اور محروم القسمت گمراہوں کی ایک بڑی جماعت اس کے ساتھ ہو گئی، یہاں تک کہ اطراف یمن پر چھا گئی اور لوگوں کو اپنے جبر و اکراہ سے باطل کی طرف دعوت دینے لگی —— ایک روز مسیلمہ کذاب نے حضرت ابو مسلم خولانیؒ کو گرفتار کر کے اپنے پاس حاضر کیا اور دریافت کیا کہ تم اس کی شہادت دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں، حضرت ابو مسلمؒ نے فرمایا کہ میں سنتا نہیں ہوں، اس نے پھر کہا کہ تم اس کی شہادت دیتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ ابو مسلم نے فوراً کہا کہ بے شک!! اس نے کہا: کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابو مسلم نے فوراً جواب دیا کہ میں سنتا نہیں ہوں۔ پھر پوچھا کہ کیا تم اس کی شہادت دیتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، تو فرمایا کہ ہاں۔ اسی طرح پھر تیسری مرتبہ دونوں جملے دریافت کئے اور یہی جواب سنے، غصے میں آکر حکم دیا کہ ایک عظیم الشان انبار سوختہ کا جمع کر کے آگ روشن کرو اور ابو مسلم کو اس میں ڈال دو۔ اس کے پیرو کاروں نے حکم پاتے ہی یہ جہنم کا نمونہ تیار کر دیا۔ اور ابو مسلم کو بے دردی کے ساتھ اس میں ڈال دیا۔ مگر جس قادر مطلق نے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے لئے دہکتی آگ کو ایک پرفضا باغ اور بردا و سلاما بنا دیا تھا۔ وہی حی و قیوم آج اس پروانہ ختم نبوت، جاں نثار مصطفیٰ ابو مسلمؒ کو دیکھ رہا تھا، اس نے اس وقت پھر معجزۂ ابراہیمی کی ایک جھلک دنیا کو دکھلا دی اور پیروان نمرود کی ساری کوششیں خاک میں ملا دیں۔ حضرت ابو مسلمؒ صحیح سالم اس آگ سے برآمد ہوئے تو مسیلمہ کذاب کے ساتھی خود مذبذب ہونے لگے اور مسیلمہ نے یہ غنیمت سمجھا کہ کسی طرح یہ یمن سے چلے جاویں، یہ عجیب اور ایمان افروز واقعہ یمن سے باہر دور دور تک مشہور ہو گیا کہ مسیلمہ کذاب علیہ ما علیہ نے کسی مسلمان کو آگ میں ڈال دیا ہے اور وہ صحیح و سالم بچ نکلے، یہ خبر مدینۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بھی پہنچی اور حضرت فاروق اعظمؓ اس سے متاثر اور حقیقت دریافت کرنے کے مشتاق تھے حضرت ابو مسلم نے اسے منظور کر لیا کہ وہ یمن سے چلے جاویں گے چنانچہ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ لی، اول روضہ اقدس پر حاضری دی، درود و سلام پڑھا اور مسجد نبوی میں داخل ہو کر ایک ستون کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ اچانک حضرت فاروق اعظمؓ کی نظر ان پر پڑی، نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت عمر فاروقؓ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا آپ کہاں سے آئے ہیں؟ انھوں نے کہا یمن سے۔ ان سے پوچھا کہ آپ کو اس شخص کا حال معلوم ہے جس کو مسیلمہ نے آگ میں جلا دیا ہے۔ ابو مسلمؒ نے صرف غایت ادب سے اپنا نام لے کر عرض کیا کہ وہ شخص عبداللہ بن ثوب (یعنی خود) ہی ہے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے قسم دے کر فرمایا کہ کیا واقعی آپ ہی کو آگ میں ڈالا تھا۔ انھوں نے قسم عرض کیا کہ میں ہی اس کا صاحب واقعہ ہوں، حضرت فاروق اعظم یہ سن کر کھڑے ہو گئے اور ان سے معانقہ کیا، پھر روتے رہے اور اپنے ساتھ لے گئے اور صدیق اکبر کے اور اپنے درمیان بٹھلایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے اس وقت تک زندہ رکھا کہ اپنی آنکھوں سے میں نے ایسے شخص کی زیارت کر لی جس کے ساتھ وہی معاملہ کیا گیا جو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا تھا۔

تنبیہ: — کادیانی (قادیانی) مرزا غلام قادیانی کے پیرو آنکھیں کھولیں اور دیکھیں کہ مسیلمہ کذاب کا دعویٰ ان کے گرو (مسیلمہ پنجاب) کے دعوے سے کچھ زیادہ شدید نہیں تھا کیونکہ وہ بھی نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر نہ تھا، صرف اپنے آپ کو بھی مرزا کی طرح نبی کہلانا چاہتا تھا، مگر صحابہ و تابعین نے اس کیساتھ کیا معاملہ کیا۔ واللہ الہادی

مرزائیوں کا کباڑہ

لدے خالد اعوانے، ایبٹ آباد ل

مرزائیوں کا کباڑہ نکالنے کا واحد ذریعہ ختم نبوت کا رسالہ ہے میں نے ۵۰ شمارے صدقہ جاریہ لوگوں کو پڑھنے کے لئے دے دیئے ہیں۔

گلستان امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ سے چند بکھرے ہوئے پھول

از۔ قاضی محمد اسرائیل ــــ گڑنگی

قرآن پاک میں خداوند عالم نے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان کیا ہے وہاں عزیز مصر کی بیوی کی ایک چال کا بھی ذکر کیا ہے۔ قرآن مجید کی جس آیت میں اس بات کا ذکر ہے عام طور پر ترجمہ یہ کیا جاتا ہے اور گواہی دی ایک گواہ نے اس عورت کے خاندان میں سے کہ حضرت یوسفؑ کی قمیص کو دیکھو اگر آگے سے پھٹی ہے تو یہ سچی اور وہ جھوٹا ہے اگر پیچھے سے پھٹی ہے تو یہ جھوٹی اور وہ سچا ہے۔ جب عزیز مصر نے دیکھا تو قمیص پیچھے سے پھٹی ہے عزیز مصر نے فیصلہ میں کہا اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۔ یہ تمہارا فریب و دھوکہ ہے۔ اس مقام پر حضرت امیر شریعت فرمایا کرتے تھے کہ گواہی تو عینی گواہ کی ہوتی ہے جو اپنے چشم دید حالات بیان کرتے ہوئے ایک حکم دے کہ بات یوں ہے اور میں نے یوں دیکھا ہے اگر شک سے بات کہی ہو تو کوئی شہادت ہے آپ اس آیت کا ترجمہ یوں کیا کرتے تھے۔ ایک کھوجی (کھوج لگانے والے) نے یوں کھوج لگایا اور راستہ بتایا کہ اس کی قمیص دیکھو آگے سے پھٹی ہے یا پیچھے سے۔

ایک دفعہ مظفر گڑھ میں شاہ صاحب سے ایک شخص نے کہا کہ حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ نبوت کے بڑے گواہ ہیں۔ حضرت امیر شریعت نے فرمایا کہ وہ تو دوست اور خاص رشتہ دار تھے۔ نبوت کے اصلی گواہ تو حضرت عمرؓ اور حضرت خالدؓ ہیں جو دشمن تھے۔ حضرت عمرؓ تلوار لے کر کام کرنے کو چلے تھے اور حضرت خالدؓ جنگ احد میں مسلمانوں پر پشت سے حملہ آور ہو کر تکلیف کا باعث بنے تھے ان دشمنوں کا اپنے غالب ہونے کے وقت ایمان لانا اور گواہی دینا بہت بڑی اور اصل گواہی ہے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔

آل انڈیا تبلیغ کانفرنس قادیان میں حضرت امیر شریعت خود ہی صدر جلسہ بھی تھے خطاب کرتے ہوئے فرمایا صاف کافر اور ستھرے مومنوں کے علاوہ ایک ایسی جماعت کا وجود قرآن پاک سے ثابت ہے جو اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور مسلمانوں جیسے اعمال کرتے رہتے ہیں مگر وہ قطعی کافر ہوتے ہیں۔ دلیل میں حضرت امیر شریعت نے یہ آیت تلاوت کی۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۔ اس آیت سے آپ نے مرزائیوں کو منافق اور زندیق ثابت کیا۔

ڈیرہ اسماعیل خان میں جلسہ تھا جس میں شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور دیگر بڑے بڑے اکابر موجود تھے۔ مولانا مدنیؒ کے جانے کے بعد امیر شریعت کا بیان تھا۔ تقریر کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا یہ سیرت کا جلسہ ہے اس موضوع پر بولنا بہت مشکل ہے۔ سیاسی تقریر ہو یا کوئی اور بات ادھر ادھر بھی ہو جائے تو زیادہ ڈر نہیں لگتا سال نہیں دو سال سہی یا پانچ سات سال سہی جیل جانا پڑے گا اور یہاں تو ایک آدھ جملہ کم و بیش ہو جائے تو خدا کی پناہ ایمان کا نقصان اور دوزخ کا ابدی جیل خانہ جس کی تاب کسی میں نہیں۔ اسی جلسہ میں آپ نے ان لوگوں کو مخاطب ہو کر بڑے پیارے انداز میں فرمایا آپ کے کبوتر کے بھی نسل ہوں، بٹیروں کی بھی نسل ہوں اور ایک ہم سید ہی ایسے نکلے جن کی نسل نہیں کیونکہ نبی کریمؐ کو تو تم انسان ماننے کو ہی نہیں پھر ہم کس کی اولاد ہوئے۔

ایک مرتبہ کسی نے دریافت کیا کہ خاتون جنت حضرت فاطمہؓ اور ان کی دوسری بہنوں میں کیا فرق ہے۔ امیر شریعت نے ارشاد فرمایا بڑا فرق ہے وہ نبوت سے پہلے کی صاحبزادیاں تھیں اور خاتون جنت نبوت سے بعد کی۔

(نبی کریمؐ کی چار صاحبزادیاں تھیں حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمہ۔ ان سب کی شان نرالی ہے مگر جو مقام حضرت فاطمہ کو ملا وہ کسی کو نہ ملا)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ہم خیر المدارس میں پڑھتے تھے۔ ملتان میں ایک جلسہ تھا جس میں امیر شریعت نے خطاب کرنا تھا جلسہ کے قریب ہی ایک بزرگ کی قبر تھی حضرت شاہ جی مسنون طریقہ پر فاتحہ خوانی کر کے سٹیج پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا۔ میں بھی زیارت کر کے آیا ہوں اور تم بھی زیارت کیا کرتے ہو۔ میں خدا کے فضل و کرم سے کچھ لے کر آیا ہوں اور تم زیارت کر کے کچھ دے کر ہی آتے ہو۔ قبرستان میں مردوں کیلئے جانا سنت ہے وہاں قبرستان والوں کے لئے بخشش کی دعا کرنا اپنے گناہوں سے توبہ کرنا قبر کے عذاب اور تکلیف کا ذہن میں تصور لانا یہ سب کام درست ہیں مگر وہاں جا کر غلط کام کرنا گانا بجانا خلاف شرع کام کرنا سخت گناہ ہے اس وجہ سے بزرگ بھی ناراض ہوتے ہیں خدا اور خدا کا رسول بھی ناراض ہوتا ہے۔

مولانا عبدالکریم صاحب کلاچی والے بیان کرتے ہیں کہ ملتان میں وفاق المدارس کی ایک میٹنگ تھی دن تو سارا وہاں ہی بسر ہوا عصر کے بعد حضرت امیر شریعت کی خدمت میں حاضری دی۔ مولانا فرماتے ہیں کہ میں نے کہا حضرت مزاج کیسے ہیں۔ حضرت امیر شریعت نے فرمایا مولوی صاحب اب تو خدا کا فضل ہے۔ فلاں سن میں تکلیف زیادہ تھی دن میں پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ دفعہ پیشاب آتا بس یوں سمجھئے مولوی صاحب کوئی بتا نہ رہ گیا سو دفعہ سے روزانہ سے کم پیشاب کرنے والا آج کل بھی نہیں ہو سکتا۔ حضرت شاہ صاحب نے مرزا کی مذمت اشارہ اشارہ میں کر دی اس کو دن میں سو سو دفعہ پیشاب آتا تھا گویا کہ وہ پانی کی ٹونٹی تھا۔ جو ہر وقت جاری رہتی ہو۔

مولانا فرماتے ہیں کہ جب ہم رخصت ہونے لگے تو امیر شریعت نے فرمایا دعا کریں حسن خاتمہ کا محتاج ہوں۔

علماء کی خاک ہوں اور تو کچھ پاس نہیں اور ارشاد فرمایا صبح سے پہلے اٹھتا ہوں تو بڑی دیر تک اس کریم سے بھیک مانگتا رہتا ہوں جس کو تم دعا کہتے ہو اور علماء کی سلامتی چاہتا ہوں۔ مولانا عبدالکریم صاحب ہی فرماتے ہیں کہ حضرت امیر شریعت دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان میں جلسہ پر تشریف لائے دارالعلوم کے احاطہ میں اپنے شیدائیوں سے فرمایا۔ ایک ہی قوم کی نمائندگی اور وہ بہت آسان ہے جو قوم چاہے اور جدھر چاہے اسی طرف لے چلو تم آگے ہو یہ نہ دیکھو کہ خیر کی طرف جا رہی ہے یا شر کی طرف وہ تمہارے پیچھے ہو جاوے گی اور زندہ باد کے نعرے ہوں گے یہ بہت آسان ہے۔ مگر خیانت ہے۔ اور ایک ہے قوم کی راہنمائی کہ جس طرف خیر ہو قوم کا منہ شر سے ہٹا کر اس طرف پھیر دو یہ بہت مشکل ہے اس پر مردہ باد کے نعرے بھی سننے پڑتے ہیں کیونکہ اس میں یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ خیر کیا ہے اور شر کیا ہے اور اگر قوم شر کی طرف جا رہی ہے تو وہاں سے ہٹا کر خیر کی طرف منہ موڑنا ہے ہم لوگ راہنمائی کرتے ہیں اس لئے مخالفتیں بھی جھیلنی پڑتی ہیں۔ اسی موقع پر خطاب فرماتے ہوئے ترجمان اسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ علماء کی ذمہ داری قانون کا احترام کرانا ہے۔ پولیس کی نمک حلالی یہ ہے کہ جو بھی قانون توڑے اسے پکڑے چاہے اس کا باپ ہو یا ضلع کا ڈپٹی کمشنر اس لئے بڑوں، اہل حال، بزرگوں کو جو کچھ کہنا ہو کمرہ بند کر کے کہیں۔ باہر کہیں گے تو ہم پکڑیں گے چاہے آگے عدالت میں چھوٹ ہی جاویں۔

ایک مرتبہ (غالباً) مظفر علی شمسی نے دریافت کیا کہ حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ میں کیا فرق ہے فرمایا خدیجہؓ کا نکاح محمد بن عبداللہ سے ہوا وہ محمدؐ کی زوجہ تھیں یہ تاج نبوت کی زوجہ تھیں۔

شادی و غمی کی تمام غیر شرعی تقریبات اور مشرکانہ رسوم ترک کر دو تاکہ قرض کی بلا سے نجات حاصل کرو۔ نوجوانوں کو میرا مشورہ ہے کہ آوارہ خواہشوں پر قابو حاصل کرو۔ اسلام پر پوری طرح کاربند ہو کر اپنا روپیہ تھیٹروں اور سینماؤں میں برباد نہ کرو۔

مرزا طاہر کی قلابازی یا منافقت

محمد سلیم ساقی۔ ایم اے

مرزا طاہر، قادیانی پیشوا (حال پناہ گزین برطانیہ) نے پچھلے دنوں قادیانیوں کی ساکھ بحال کرنے کی خاطر اچانک اور بلا جواز مسلمانان عالم کو مکذبین، معاندین و مکفرین کا نام دے کر انہیں مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج دیا اس چیلنج میں اس نے اپنے دادا (خود ساختہ نبی اور رسول) مرزا قادیانی اور اپنے دیگر سابقوں کے طریقہ منافقت پر عمل کرتے ہوئے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ مرزا قادیانی نے ہرگز اور کسی بھی لحاظ سے نبوت و رسالت کا دعویٰ نہ کیا تھا اور نہ ہی قادیانی ٹولہ اس کو نبی مانتا ہے پھر نہ ہی اس نے "عین محمدؐ" اور محمدؐ سے بڑھ کر ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ نہ ہی اس نے اپنی وحی کو قرآن کا درجہ دیا تھا نہ ہی اس نے اپنا کوئی علیحدہ مذہب ایجاد کیا بلکہ ان ... (قادیانیوں) کے عقائد بعینہٖ مسلمانوں کے سے ہیں۔ اس نے اس امر کی تصدیق کے لئے مرزا قادیانی کا ایک بیان حوالہ کے طور پر پیش کیا۔ جس کا اقتباس درج ذیل ہے۔

"ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور ایمان سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے ....

میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود و سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں ...... ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبیؐ کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲۔ صفحہ ۱۱۸)

اس حوالے کے نیچے مرزا طاہر لکھتا ہے۔

یہ ہے جماعت احمدیہ کا عقیدہ اور مذہب

اور یہ ہے بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا وہ مقام جو ان کا اصلی اور حقیقی مقام ہے جو شخص بھی اس کے سوا کسی اور مذہب کو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرنے کی جسارت کرتا ہے وہ سراسر ظلم اور افتراء سے کام لیتا ہے۔

مرزا طاہر کے اس مباہلے کے چیلنج کے جواب میں علمائے اسلام نے مرزا قادیانی اور چیلوں کی منہ بولتی تحریروں۔ تقریروں اور بیانات اور تاریخی حقائق کی روشنی میں یہ ثابت کر دکھایا کہ مرزا قادیانی کا درج بالا بیان اس کی منافقت کا ایک پہلو تھا۔ اور یہ کہ مرزا قادیانی نے خدا تعالیٰ۔ خدا کی بیوی، خدا کا باپ، نبی، رسول، مظہر الانبیاء "عین محمدؐ" محمدؐ سے افضل، مہدی، مسیح، رُدر گوپال کرشن جی اور جے سنگھ بہادر ہونے کے دعوے کئے تھے۔ اپنی وحی کو قرآن کا درجہ دیا تھا۔ قرآن کو اپنے اوپر نازل شدہ کتاب کہا تھا قادیان کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا درجہ دیا تھا۔ اس پہ ایمان نہ لانے والوں کو کافر اور کنجریوں کی اولاد کہا تھا۔ انگریز حکومت کے خلاف جہاد کو حرام قرار دیا تھا اور جہاد کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے موقوف قرار دیا تھا۔ پھر قادیانیوں کی اسلام دشمنی۔ پاکستان دشمنی اور انگریز و یہود کے ساتھ ان کے گٹھ جوڑ کی عملی مثالیں دی تھیں اس کے ساتھ ہی مرزا طاہر کے مباہلہ کو قبول کرتے ہوئے پاکستان (بادشاہی مسجد) اور برطانیہ میں مرزا طاہر کو مقابلہ پر آنے کی دعوت دی گئی مگر اسے جرأت نہ ہوئی اس نے مباہلہ کا چیلنج صرف خلق خدا کو دھوکا دینے کے لئے دیا تھا۔

مرزا طاہر کو نہ تو ہمارے نقل کردہ مرزا قادیانی کے دعوؤں اور عقائد و عزائم کو غلط ثابت کرنے کی جرأت ہوئی ہے نہ تو وہ مباہلہ کے لئے سامنے آیا اور نہ آئے گا۔

تصویر کا دوسرا رخ

ہم مرزا قادیانی کے منقولہ بالا مبنی بر منافقت بیان کی تردید خود اس کی زبانی پیش کرتے ہیں۔ یہ صرف قارئین کی ذہنیت کے لئے ہے تو ملاحظہ فرمائیں مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت و رسالت اور اس کے تمام دیگر لوازمات کا۔

"اللہ کا نبی اور رسول ہوں اور مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے اور وہ ایسی ہی پاک وحی ہے جیسے دوسرے نبیوں پہ نازل ہوتی رہی ہے اور وحی قرآن مجید کی طرح خدا کا کلام اور خطاؤں سے پاک اور منزہ ہے اور جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید پر یقین ہوتا تھا اسی طرح مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور جو شخص اس وحی کو جھٹلاتا ہے وہ یقینی لعنتی ہے۔"

(نزول المسیح مصنفہ مرزا قادیانی ص ۹۹)

مرزا قادیانی صرف نبی اور رسول ہی نہیں بنتا بلکہ اپنے آپ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتا ہے اسی عقیدہ کی بنا پر قادیانی ہمارے کلمہ طیبہ کو اپناتے ہیں اور اندر سے محمدؐ سے مراد مرزا قادیانی کو ہی لیتے ہیں اسی بناء پر امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء جاری کیا گیا کہ قادیانی کلمہ طیبہ کے بیج لگا کر باہر نہ نکلیں اور نہ ہی دیگر اسلامی اصطلاحات کو اپنے لئے استعمال کریں مرزا کہتا ہے۔

"جو شخص مجھ میں اور نبی مصطفےٰ صلعم میں فرق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں جانا اور نہیں پہچانا۔"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱ مصنفہ مرزا قادیانی)

اس کے چیلوں کا بھی یہی ایمان ہے۔

قد اس بات میں کیا شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اتارا ہے تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے۔"

(ریویو آف ریلیجنز ص ۲۵ نمبر ۳ جلد ۱۴)

یہ تو تھا مرزا قادیانی اور اس کے چیلوں کی منافقت کا ثبوت اب ہم مرزا طاہر جو خود کو اور قادیانیوں کو صحیح صحیح مسلمان گردانتا ہے اور یہ کہ وہ مرزا قادیانی کو صرف مسیح موعود ہی مانتے ہیں اور شریعت مطہرہ اور قرآن مجید کی تعلیمات پر اسی طرح ایمان رکھتے ہیں جیسے کہ دیگر مسلمان۔ پھر یہ کہ مسلمانوں سے ہٹ کر ان کا کوئی مذہب نہیں ہے اور نہ ہی مرزا قادیانی کو نبی "عین محمدؐ" محمدؐ سے افضل سمجھتے ہیں۔ نہ ہی وہ قرآن کو مرزا کی وحی کا مقام دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ کے اس جھوٹ اور منافقت کا پردہ بھی چاک کئے دیتے ہیں۔ "خود آپ اپنے دام میں صیاد آگیا" کے مصداق مرزا طاہر نے اپنی منافقت کا خود اعتراف کرلیا ہے چند روز قبل مرزا طاہر نے روزنامہ جنگ لندن کے نمائندے کو انٹرویو کے دوران ایک بیان دیا جو کہ روزنامہ جنگ لاہور کے ۱۲ اکتوبر کے شمارہ میں چھپا۔ اس نے کہا۔

"ان کی جماعت کا نہ کوئی نیا مذہب ہے اور نہ کوئی نئی شریعت ہے اور نہ ان معنوں میں مرزا غلام احمد کو ہم نبی مانتے ہیں کہ ان پر کوئی ایسا کلام جاری ہوا جو قرآن کے علاوہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کسی قسم کی نبوت ہے یا اسلام سے باہر کوئی نیا مذہب ایجاد ہوا ہے خاتم النبیین پر ہمارا کامل ایمان ہے....."

قارئین گرامی! آپ اس بیان کو غور سے تین چار مرتبہ پڑھیں پھر دیکھیں کہ اس سے کیا نتیجہ اخذ ہوتا ہے دوسرے فقرے سے یہ بات بالکل عیاں ہوتی ہے کہ مرزا طاہر، مرزا قادیانی کو نبی

مانتا ہے لیکن نبی وہ جس پر جو کلام اترا وہ کسی لحاظ سے بھی قرآن و کلام الٰہی سے مختلف نہیں تھا یعنی مرزا وہ نبی تھا جس پر قرآن مجید اترا اور وہ تھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تیسرے فقرے سے مزید یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ مرزا کی نبوت حضور علیہ السلام کی نبوت سے کسی طور مختلف نہ تھی یعنی کہ اس کی نبوت دراصل نبی کریمؐ کی ہی نبوت تھی یعنی مرزا قادیانی عین محمدؐ ٹھہرا لہٰذا ان کا مذہب نیا نہیں صرف حضور سرور کائنات کی جگہ مرزا قادیانی کو گھسیڑ دیا ہے۔ پھر خاتم النبیین بھی مرزا قادیانی ہی ہوا اسی عقیدہ کے لحاظ سے وفاقی شرعی عدالت نے قادیانیوں کو مرتد، زندیق اور جعلساز ٹھہرایا اور ان کی اس کرتوت کی سزا کے طور پر صدارتی آرڈیننس ۱۹۸۴ء جاری کیا گیا کہ یہ اسلامی لبادہ اوڑھنے سے باز آجائیں۔ ہم نے مرزا طاہر کی اس منافقت اور کذب کو اس وقت پکڑا ہے جبکہ ابھی ابھی یہ مرزا قادیانی کو نبی اور "عین محمدؐ" نہ ماننے کی صداقت کے طور پر مسلمانوں سے مباہلے کی دعوت دے چکا ہے کہ اگر وہ مرزا قادیانی کو نبی رسول اور "عین محمدؐ" مانتے ہیں تو مباہلہ میں ان کو ذلت آمیز شکست ہوگی اور اگر مسلمان ان پر ایسا ہونے کا بہتان باندھتے ہیں تو مباہلہ میں وہ ذلیل ہوں گے۔

قارئین! آپ خود ہی فیصلہ کیجئے کہ کیا اس بیان کی موجودگی میں مرزا طاہر سے مباہلہ یا مناظرہ کی کوئی ضرورت باقی رہ گئی ہے؟ سچ ہے کہ "دروغ گو را حافظہ نباشد"، جھوٹے کا حافظہ نہیں ہوتا قادیانیت کوئی مذہب نہیں ہے یہ ہے ہی جھوٹ، منافقت جعلسازی اور کہہ مکرنی کا مرکب۔ یہ اسلام اور عالم اسلام کے خلاف نصرانیت اور یہودیت کا ایجنٹ ہے یہ پاکستان کے دشمن ہیں مرزا طاہر نے اپنے اس بیان میں آگے چل کر نظریۂ پاکستان اور مسلم قومیت کا بھی

باقی صفحہ ۳ پر

عالم اسلام اور قادیانیت

مرسلہ: ملک عبدالعلیم ضیاء روڈ نواب شاہ

افغانستان

○ سنہ ۱۹۰۳ء میں افغانستان کی حکومت نے لطیف نامی ایک قادیانی کو مرتد ہونے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے پھانسی کی سزا دی جس میں آپؐ کا ارشاد ہے "جو مرتد ہو جائے اُسے قتل کر دو۔"

○ سنہ ۱۹۲۳ء میں مُلا عبدالحکیم اور الور (قادیانی) انگریزوں کے لیے جاسوسی کی غرض سے افغانستان گئے۔ وہاں راز فاش ہونے کی وجہ سے ان دونوں کو سزائے موت دیدی گئی۔

ماریشش

○ نومبر سنہ ۱۹۲۶ء میں ماریشش (بحر ہند کا ایک جزیرہ) کے ایک چیف جسٹس نے قادیانیوں کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

شام اور مصر

○ سنہ ۱۹۵۶ء میں شام اور ۱۹۵۸ء میں مصر کی حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیکر ان کی جماعت کو خلاف قانون قرار دیدیا۔

○ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۷۴ء کو رابطہ عالم اسلامی کے ایک اجلاس میں قادیانیوں کے خلاف ایک قرارداد پیش ہوئی جسے ایک سو چار ملکوں نے متفقہ طور پر منظور کر کے دنیا بھر کو قادیانیت کے کفر اور ارتداد اور ان کی غیر مسلم حیثیت کو آشکار کر دیا۔

عرب ممالک

○ رابطہ کے اجلاس کے بعد آخر اپریل سنہ ۱۹۷۴ء میں سعودی عرب، ابوظبی، دوبئی، بحرین، اور قطر میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔

پاکستان

○ سنہ ۱۹۶۹ء میں جیمس آباد (سندھ) پاکستان کی ایک عدالت نے فیصل کیس میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔

○ سنہ ۱۹۵۳ء میں ایک قادیانی مسٹر ظفر اللہ خان کو پاکستان کا وزیر خارجہ مقرر کیا گیا تو اس کے خلاف حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پہلی تحریک ختم نبوت چلائی جس میں دس ہزار سے زائد نوجوانوں نے جام شہادت نوش کیا۔

○ ۷ ستمبر سنہ ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانی جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیکر اُمت مسلمہ کو جہاں ان کی سازشوں سے آگاہ کیا وہاں نئے ذہن کے قادیانیوں کو بھی باور کرایا گیا کہ تم جس مرزا قادیانی کے پیروکار ہو اسکے دھوکہ اور فریب کی کہانی اب تمام اُمت پر روشن ہو چکی ہے۔ اس تحریک کی قیادت شیخ الاسلام علامہ محمد یوسف بنوریؒ نے کی تھی۔

○ سنہ ۱۹۷۴ء میں جس پارلیمنٹ نے قادیانیوں کے خلاف قرارداد پاس کی اسی میں کئی روز تک قادیانی اُمت کے سربراہ مرزا ناصر اور عالم اسلام کے عظیم راہنما مولانا مفتی محمودؒ کے درمیان مکالمہ ہوتا رہا اس موقع پر پوری پارلیمنٹ نے مولانا مفتی محمودؒ کے مؤقف سے اتفاق کرتے ہوئے قادیانی اُمت کو مسلمانوں سے علیحدہ فرقہ قرار دیا۔

نزول مسیح کا عقیدہ

مرزا قادیانی کی تحریرات کے آئینہ میں

حافظ محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چوتھی بین الاقوامی کانفرنس ۱۹۸۸ منعقدہ ویمبلے کانفرنس سنٹر لندن میں حافظ محمد اقبال رنگونی مدیر ماہنامہ الہلال کا مقالہ جسے علماء اور عوام سب نے بے حد پسند کیا افادہ عام کی نیت سے پیش کیا جاتا ہے۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علی سید الرسل و خاتم الانبیاء و علی آلہ الاتقیاء واصحابہ الاصفیاء اما بعد!

حضرات علماء کرام مشائخ عظام اور حاضرین جلسہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یہ چوتھی بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس ہے جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک منفرد اور بے مثال کانفرنس ہوا کرتی ہے یہ کانفرنس گزشتہ کانفرنسوں کی بہ نسبت کچھ زیادہ ہی اہمیت کی حامل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ گزشتہ چند ماہ سے قادیانی گروہ نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسلمان اپنے عقیدہ میں باطل اور قادیانی امت اپنے عقائد میں راستی پر ہے جہاں تک قادیانی عقائد کے بطلان کا تعلق ہے حضرات اکابر نے صبح بھی اس پر تبصرہ فرمایا ہے اور میرے بعد بھی اس پر تبصرہ ہوگا اور مباہلہ کے سلسلے میں بھی علماء کرام سیر حاصل تبصرہ فرماتے رہیں گے۔

حضرات گرامی قدر! مجھے جو موضوع دیا گیا ہے وہ ہے مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات سے نزول مسیح کا عقیدہ۔ اس موضوع پر میرے سامنے بہت سے حوالے موجود ہیں۔ مگر ایک دو حوالے عرض کروں گا۔ اور اس پر تبصرہ کرتے ہوئے عقلاً و نقلاً یہ بتلاؤں گا کہ مرزا قادیانی کا عقیدہ بھی نزول مسیح کا رہا ہے اس پر تبصرہ سے قبل جو آیت کریمہ پڑھی ہے اس پر ایک نکتہ عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

ایک علمی نکتہ

قرآن کریم کی جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے وہ پ ۲۵ کی سورہ زخرف کی ایک آیت ہے اس آیت سے قبل سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کیا جا رہا ہے آپ کی شان بیان کی جا رہی ہے اور اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ وانہ لعلم للساعۃ الخ

ترجمہ:۔ اس آیت پاک میں دو باتیں بیان کی جا رہی ہیں۔ ایک کا تعلق سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اور دوسری کا تعلق خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے ہے آخر اس آیت کریمہ میں یہ کیا باتیں بیان ہو رہی ہیں۔

جو بات ذہن میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ رب العزت کو پہلے ہی سے علم ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ بھیجے جائیں گے اور سرور عالم خاتم الانبیاء ہیں۔ تو اس آیت پاک میں ان تمام اشکالات کا ازالہ کر دیا جو کسی کند ذہن کے لئے مشکلات کا باعث بن سکتا تھا۔ اور وہ اس طرح کہ کوئی شخص یہ شبہ پیدا کرے کہ جب سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لائیں گے تو شریعت کس کی رہے گی؟ اتباع کس کا ہوگا اطاعت کس کی جائے گی کیا اس نزول سے عقیدہ ختم نبوت پر اثر پڑے گا یا نہیں؟ اللہ رب العزت نے اس آیت میں اس کا جواب مرحمت فرمایا کہ اے لوگو سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول رفع حیات برحق ہے اس میں شک نہ کرنا لیکن اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرما دیجئے کہ واتبعون۔ اتباع میری ہی ہوگی۔ شریعت میری ہی رہے گی اطاعت میری ہی ہوگی۔ قرآن میرا ہی پڑھا جائے گا شریعت محمدی ہی چہار دانگ عالم میں چلے گی معلوم ہوا کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا ہی برحق ہے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا بھی برحق ہے۔ آپ کے نزول سے عقیدہ ختم نبوت پر کسی طرح کی کوئی زد نہیں پڑتی او واقعی بہت عمدہ نکتہ ہے مرتب؛

حضرات گرامی! سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا کوئی اختلافی عقیدہ نہیں پوری امت مسلمہ کا متفقہ اور مسلمہ عقیدہ ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک ہر مفسر و محدث فقیہہ صوفی متکلم و فلسفی۔ خواص و عام غرضیکہ ہر مسلمان کا یہ عقیدہ رہا کہ نزول مسیح کا عقیدہ برحق ہے۔

مرزائی قادیانی کا عقیدہ

مسلمانوں میں یہ عقیدہ اس قدر معروف و مسلم تھا کہ خود مرزا قادیانی بھی اوائل میں اسی عقیدہ پہ کاربند رہا۔ اس کا اپنا عقیدہ بھی یہی تھا۔ لیجئے اس کی اپنی تحریر اس کے سامنے پیش کر رہا ہوں اس نے لکھا

هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین كله

یہ آیت جسمانی اور ریاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعے سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا

میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ حصہ ۴ ص ۵۹۳)

اسی کتاب میں دوسری جگہ لکھا ہے۔

عسی ربکم ان یرحمکم و ان عدتم عدنا وجعلنا جهنم للکافرین حصیرا۔

ترجمہ: وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت غضب اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے (براہین احمدیہ حصہ ۴ ص ۶۰۱)

نوٹ: مرزا قادیانی نے یہ آیت غلط لکھی تھی میں نے صحیح کر دی ہے۔

تبصرہ بر عبارت

حضرات! ان دونوں حوالوں کو پیش نظر رکھ کر چند باتیں عرض کر دوں گا جس سے ان کے تمام اشکالات ہباءً منثوراً ہو جائیں گے۔

(۱) مرزا قادیانی کی جس کتاب سے میں نے یہ حوالے پیش کئے ہیں اس کا نام براہین احمدیہ ہے یہ وہی کتاب ہے جس۔ ۵ حصے پیش کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا اور جس کے لئے رقم اکٹھی کی گئی تھی مگر پانچ ہی پیش کر کے پھر دیا کہ ۵ اور ۵۰ میں صرف ایک نقطے کا فرق ہے اس لئے وعدہ پورا ہو گیا ہے سو اس کتاب کا نام براہین احمدیہ ہے یہ کتاب کس مقصد کے لئے لکھی گئی تھی۔ مرزا قادیانی کی تحریرات بتاتی ہیں کہ اس نے یہ کتاب اسلام کی حقانیت اور صداقت کو دلائل کے ذریعے ثابت کرنے کے لئے لکھی اور غیر مسلموں کے عقائد پر نقد و جرح کیا۔ مرزائیوں کا ایک مناظر جلال الدین شمس اسی کتاب کے مقدمہ میں لکھتا ہے کہ۔

آپ نے براہین احمدیہ کتاب لکھی ہے جس میں آپ نے قرآن مجید کا کلام الٰہی ہونا اور مکمل کتاب و بے نظیر ہونا اور آنحضرت ؐ کا اپنے دعویٰ نبوت و رسالت میں صادق ہونا ناقابل تردید دلائل سے ثابت کیا ہے (مقدمہ ص ۲)

ان امور سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا قادیانی نے یہ کتاب اسلام کے دفاع میں لکھی تھی اور اس میں لکھے گئے دلائل قادیانی تحریر کی روشنی میں صحیح ہیں تو اسی کتاب میں نزول مسیح کا عقیدہ بھی تحریر کیا جس سے یہ واضح ہو گیا کہ نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ ایک دینی اور اسلامی عقیدہ ہے۔

(۲) مرزا قادیانی کی ان تحریرات سے یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول قرآن سے ثابت ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے اس عقیدہ کے اثبات کے لئے قرآن کی دو آیتوں سے استدلال کیا اور بتلایا کہ سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لاویں گے اور نہایت جلال کے ساتھ اتریں گے اور آپ کے ہاتھوں جمیع اقطار و آفاق میں اسلام پھیل جائے گا۔

(۳) مرزا غلام قادیانی نے جب یہ کتاب لکھی تو اس نے دعویٰ بھی کیا۔ کہ اس کتاب کی تصدیق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے وہ کہتا ہے!

جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔

جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کی تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے (براہین حاشیہ در حاشیہ ص ۲۴۹)

اس عبارت کی موجودگی سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا قادیانی نے نزول مسیح کا جو عقیدہ لکھا ہے وہ قرآن سے بھی ثابت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی تصدیق شدہ تھا اس لحاظ سے نزول مسیح کا عقیدہ ہی برحق اور صحیح ہے اور مرزا کی تحریرات قادیانی امت کے لئے حجت ہیں تو انہیں اس واضح اور صریح عقیدہ کی مخالفت کسی طرح بھی زیب نہیں دیتی۔

قادیانی مبلغین کی تاویل

قادیانی مبلغین اس حوالہ سے خاصے پریشان ہیں ان لوگوں نے اس کی تاویل یہ کی کہ مرزا غلام قادیانی نے اس عقیدہ سے نہ صرف توبہ کی بلکہ اپنی تالیف ازالہ اوہام میں یہودیانہ عقیدہ تحفہ گولڑویہ میں مرتدانہ اور دافع البلاء میں مشرکانہ عقیدہ قرار دیا ہے۔

ہم اس کے جواب میں عرض کریں گے کہ مرزا غلام قادیانی نے اس عقیدہ کا انکار صرف اور صرف اس وجہ سے کیا ہے کہ وہ خود کسی کے اشارے پر اس کرسی پر قابض ہونا چاہتا ہے۔ اور جب تک وفات مسیح کا عنوان نہ اختیار کیا جائے۔ یہ کرسی اس کے قبضہ میں نہیں آسکتی تھی۔ چنانچہ اس نے محض مسیح موعود بننے کے شوق میں مشرکانہ عقیدہ اختیار کیا قرآن و حدیث سے تو اسے کچھ ملنا نہ تھا چنانچہ اس نے دعویٰ کیا کہ میرے اوپر وحی آرہی ہے کہ مسیح مر گیا اور تو ہی مسیح ہے اس نے اپنی کتاب میں لکھا۔

(۱) خدا نے اپنی متواتر وحی سے اس عقیدہ کو فاسد قرار دیا اور مجھے کہا کہ تو ہی مسیح موعود ہے تریاق القلوب ص ۳۵۷)

(۲) جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔ تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے (اعجاز احمدی ص ۹) یہ کتابیں یہاں میرے پاس موجود ہیں۔

مرزا صاحب کی اس تحریر میں یہ دو باتیں یاد رکھئے متواتر وحی سے اور الہامات۔

اس سے یہ نتیجہ نکالنا نہایت آسان ہے کہ مرزا صاحب نے وفات مسیح کا عقیدہ قرآن یا حدیث یا کسی بزرگ یا عالم سے نہیں لیا بلکہ اپنی وحی (جسے میں وان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم کے زمرے میں شامل کرتا ہوں) سے بدلا۔ اگر یہ بات حق ہے کہ وفات مسیح کا عقیدہ قرآن میں ہے تو مرزا صاحب نے قرآن کے بجائے اپنی وحی پر کیوں اعتبار کیا۔ حدیث کی بجائے الہامات پر کیوں بھروسہ کیا اس سے یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ وفات مسیح کا عقیدہ اس کا اپنا ایجاد کردہ ہے قرآن وحدیث میں ہرگز ہرگز نہیں۔

(۳) دوسری بات یہ کہ مرزا قادیانی کے بقول حیات مسیح کا عقیدہ یہودیانہ، مرتدانہ، مشرکانہ ہے تو مرزا صاحب اپنی زندگی کے پچاس سے زیادہ سال یہودی مرتد اور مشرک رہے۔

عجیب بات ہے کہ مرزا صاحب اسلام کی خدمت کے لئے یہ کتاب لکھ رہے ہیں۔ اور مرتدانہ عقیدہ زیر تحریر تھا۔ مرزا صاحب کا خدا ایک یہودیانہ عقیدہ کی تائید لکھوا رہا تھا اور معاذ اللہ ثم معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایک مشرکانہ عقیدہ کی تصدیق کر رہے تھے کیا قادیانی امت کو یہ بات زیب دیتی ہے؟

انبیاء کرام ہمیشہ موحد رہے

بزرگان محترم! یہاں ایک عقیدہ کی وضاحت کرتا چلوں کہ ہم مسلمان اس بات کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ پیغمبر ہمیشہ موحد رہا ہے اللہ رب العزت نے بچپن سے ان کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے اور ان کی فطرت سلیمہ ہمیشہ توحید کی خوگر رہی ہے تاریخ انبیاء پر نظر کریں تو یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ اللہ کے نبی ہمیشہ موحد ہوئے ہیں یہی وجہ ہے کہ گزشتہ اقوام نے اپنے انبیاء کو ساحر کہا مجنون کہا مذاق اڑایا مگر کسی قوم نے اللہ کے پیغمبر سے یہ نہیں کہا کہ تم بھی ہمارے ساتھ بت کو پوجا کرتے تھے تم بھی ہمارے ساتھ شرک کرتے تھے کسی پیغمبر پر ان کی قوم نے یہ الزام نہیں لگایا اور یہی بات ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ہے۔ آپ کو آپ کی قوم نے (معاذ اللہ) ساحر و شاعر و مجنون کہا مگر کسی نے بھی آپ پر بت پرستی یا شرک کا الزام نہیں لگایا۔ حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مشرکین مکہ شرک کی آلودگیوں میں مبتلا تھے ابھی آپ پر وحی نازل نہ ہوئی تھی مگر اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا میں تشریف لے جاتے ہیں۔ حضرت امام بخاری نقل کرتے ہیں کہ

ترجمہ: خلوت نشینی آپ کے نزدیک محبوب کر دی گئی۔ اور آپ غار حرا میں خلوت فرماتے اور اپنے اہل کی طرف اشتیاق سے پہلے کئی کئی رات تک اس میں عبادت فرماتے تھے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس وقت بھی ایک اللہ کی طرف متوجہ تھے محدثین نے اس مقام پہ مختلف اقوال نقل فرمائے ہیں۔ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح میں بعض کا دعویٰ لکھا ہے کہ یہاں تحنث سے یعنی ملت ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے عبادت فرماتے تھے بس ایک اللہ کی عبادت تھی اس کی طرف دھیان تھا اس کے آگے اپنی حاجات تھیں۔ کفر و شرک سے بیزار و متنفر تھے۔

"قادیانیوں کے لئے مقام غور!

اب آیئے قادیانیوں کے سامنے ایک تلخ حقیقت کو رکھتے ہیں کہ جس شخص کو تم نے نبی مانا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل اپنا رسول تسلیم کیا ذرا اس کی طرف بھی ایک نظر تو کرو کہ وہ پچاس سال سے زائد تک شرک میں مبتلا رہا۔ یہودیانہ عقیدہ رکھتا رہا۔ مرتدانہ عقیدہ پر نہ صرف جما رہا بلکہ لکھ کر غیر مسلموں کے سامنے پیش کرتا رہا۔ کیا تم اس بات پر دھیان نہیں کرتے کہ قادیانی امت کا نبی پچاس سال سے زائد تک برابر مشرک و مرتد و یہودی رہا۔ کیا تم میں سے کوئی سوچنے والا نہیں رہا۔

دوستو! یاد رکھیں کہ وفات مسیح کا عقیدہ باطل غلط ہے نہ تو قرآن نے کہیں کہا اور نہ ہی احادیث پاک اور اکابرین امت نے اسے تسلیم کیا۔ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت نے جو جو الزامات بزرگان دین کے ذمہ لگائے سچی بات تو یہ ہے کہ وہ تحریفات کے بعد عائد کئے ہیں۔ اس سلسلے میں میری تازہ تالیف القرب الشدید علی الکذاب العنید اور الدلائل الباھرۃ فی نزول عیسیٰ بن مریم الطاھرۃ۔ میں ضرور ملاحظہ فرما دیں۔ ان شاء اللہ حقیقت واضح ہو جائے گی۔

حضرات محترم! وفات مسیح کی جو دلیل قادیانی دیتے ہیں۔ وہ مرزا قادیانی کی براہین کی تحریر کے وقت بھی موجود تھی تو کیا وجہ ہے کہ اس نے استدلال نہ کیا۔ کیوں نزول مسیح کا عقیدہ تحریر کیا اور انکار بھی کیا تو صرف اپنی وحی و الہام سے انکار کیا۔ یہ صرف اور صرف اس کی اختراع ہے۔

ایک اور علمی نکتہ

حضرات محترم! چلتے چلتے ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں شاید ہمارے عالم حضرات پسند فرمائیں گے!

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہودی بھی گمراہ ہوئے اور نصاریٰ بھی لیکن ان میں کس کی گمراہی اشد ہے۔ یعنی کون سا عقیدہ زیادہ برا ہے یہودی حضرت مسیح کو انسان تو مانتے ہیں۔ مگر نبی و رسول تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور عیسائی حضرت مسیح کو پیغمبر تو کجا انہیں خدا کا بیٹا قرار دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ تو ان دونوں میں کس کی گمراہی بڑی ہے بیٹا قرار دینا برا ہے یا انکار کرنا زیادہ برا۔ غور فرمادیں جواب واضح ہے کہ اللہ کا بیٹا قرار دینا بہت بڑی گمراہی ہے اس کی غیرت اس بات کو برداشت نہیں کرتی کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے اللہ رب العزت نے ایک آیت میں اسی ترتیب سے اس کا جواب دیا! فرمایا:

اذ قال اللّٰہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الخ

مجھے اس وقت اس آیت پر بحث نہیں کرنا اور نہ ہی اس آیت سے قادیانی استدلال کا جواب دینا ہے بتلانا صرف یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ شانہٗ نے اس آیت پاک میں ان دونوں کی گمراہی کا رد فرمایا اور عجیب انداز میں کہ پہلے اس کو رد کیا جس کا جرم بڑا تھا اور پھر دوسرے کو بڑے سالوں کیا کہ متوفیک۔ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا یعنی نصاریٰ کے اس خیال کو کہ تو میرا بیٹا ہے میں تجھے موت دے کر بتلاؤں گا کہ جو خدا یا خدا کا بیٹا ہوا کرتا ہے اس کو موت تو نہیں آتی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو ایک دن موت آتی ہے۔

اور اے یہودیو۔ تم اپنی جگہ اعلان کرتے ہو کہ ہم نے مسیح کو قتل کیا مار ڈالا۔ نہیں۔ تمہارا یہ عقیدہ غلط ہے اے عیسیٰ تجھے تو یہ لوگ قتل نہیں کر سکتے ورافعک الیّ کیوں کہ میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی ہونا ان کا اعزاز ہے ان کی عزت ہے بمقابلہ یہود کے اور متوفیک میں اعلان ہے کہ وہ بھی ایک دن مرنے والے ہیں بمقابلہ نصاریٰ کے۔ تو یہ دونوں عقائد جس نہج پر تھے اللّٰہ تعالیٰ نے اسی ترتیب پر ان دونوں کا رد فرمایا۔

یہاں واؤ ترتیب کے لئے نہیں بلکہ مطلق جمع کے لئے ہے اور اس اصول کو مرزا قادیانی نے بھی اپنی کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۱۴۳ کے حاشیہ پر تسلیم کیا ہے اور قرآن کریم میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں اس وقت میرا موضوع یہ نہیں ہے۔

حضرات محترم! درمیان میں یہ بات عرض کر دی غرض یہ کر رہا تھا کہ مرزا غلام قادیانی نے وفات مسیح کا عقیدہ خود اپنی وحی و الہامات کی روشنی میں اختیار کیا۔ قرآن و حدیث سے نہیں۔ قرآن و حدیث سے جو عقیدہ ملتا ہے وہ یہی کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی ہی ہوا اور قرب قیامت آپ ہی کا نزول ہوگا۔

ایک شبہ کا ازالہ

قادیانی مبلغین جہاں ایک اشکال پیدا کر کے عوام کو گمراہ کرنے کی سازش کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ ٹھیک ہے کہ مرزا قادیانی نے عقیدہ بدلا اور وحی کی روشنی میں بدلا۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم پہلے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے مگر بعد میں تبدیلی کی مرزا صاحب نے بھی اسی طرح کیا۔ اس لئے اصل عقیدہ وفات ہی کا ہے۔

حضرات محترم! قادیانی مبلغین کا یہ اشکال اس قدر لچر اور ضعیف ہے کہ جس کی انتہا نہیں آپ ذرا غور کریں کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے جو نمازیں ادا کیں کیا وہ سب کی سب باطل و لغو تھیں، کیا وہ شرک یا ارتداد تھا کسی نے بھی آج تک یہ نہیں کہا کہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے ادا کی گئیں نمازیں باطل ہو گئی تھیں۔ (معاذ اللّٰہ) جبکہ مرزا قادیانی اپنے پہلے عقیدے کو بصورت ارتداد اور شرک والا عقیدہ قرار دے رہا ہے کس قدر فرق ہے سو قادیانی مبلغین کا اس مسئلے کو اس سے جوڑنا کسی طرح بھی صحیح نہیں۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ نمازیں ادا کرنا یہ عمل میں سے ہے اس کی ادائیگی میں تبدیلی یا فرق ہو جائے تو کوئی اثر نہیں پڑتا مثلاً پہلے پیغمبروں پر نمازیں فرض کی گئیں۔ تو اس کا طریق کیا تھا۔ روزے کی فرضیت آئی تو اس کا طریقہ کیا تھا۔ زکوٰۃ اور حج کے بارے میں طریقہ ادائیگی کیا تھا ؟ اور ہماری شریعت مطہرہ میں کیا طریقہ ہے کیا اور مسئلہ ہے مگر جہاں تک عقائد کا تعلق ہے اس میں تو تبدیلی نہ ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے یہ نہیں کہ حضرت موسیٰ کے زمانے میں خدا اور ہو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا اور، اور رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے زمانے کا اور ہو جائے ایسا نہیں ہے قادیانی مبلغین محض دھوکہ دینے کے لئے اس قسم کے بے جان شوشے چھوڑتے ہیں۔ جو عقلاً و نقلاً باطل و مردود ہوتے ہیں۔

حضرات محترم، وقت ختم ہو چکا ہے مگر آپ نے اس تفصیل سے یہ معلوم کر لیا ہوگا کہ نزول مسیح کا عقیدہ کس قدر صحیح اور برحق ہے اور وفات مسیح کا عقیدہ خود تحریرات مرزا کی روشنی میں بھی غلط و باطل ہے میں نے قادیانی دوستوں سے کہوں گا کہ حقیقت کی طرف آئیں اور سچی بات قبول کر کے دین و دنیا میں سرخروئی حاصل کریں۔

مذہبی خودکشی کی دلچسپ تاریخ

حضرات محترم! جانے سے پہلے میں ایک بات بتلانا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے مباہلہ نامی ایک پمفلٹ شائع کیا ہم نے بھی پڑھا حیرت ہوتی ہے کہ یہ تمام باتیں خود ان کی کتابوں میں نہایت صراحت سے درج ہیں مگر مرزا طاہر منکر ہے جھوٹ قرار دے رہے ہیں۔ عالمی مجلس کے حضرات نے اس کا باحوالہ جواب شائع کر دیا ہے اس لئے مرزا طاہر کو فیصلہ کرنا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں یا ان کے باپ دادا صاحبان۔ ہم تو اس معاملے میں دونوں کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔

(والسلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ)

ادارہ ختم نبوت کا قیام مسلمان پر احسان

عبدالحمید..... ایبٹ آباد

ادارہ ختم نبوت کا قیام اور رسالہ کی اشاعت مسلمانوں پر احسان عظیم ہے۔ اگر حکومت آج مرزائیت کے خلاف جہاد کا اعلان کر دے تو پہلا شخص میدان میں آنے والا میں ہوں گا۔

میرا محبوب رسالہ

محمد اسد خان مانسہرہ آف چکیاہ

ختم نبوت کا رسالہ میرا محبوب رسالہ ہے۔ میں ختم نبوت کا رسالہ بڑے شوق سے پڑھتا ہوں

قبولیتِ چیلنج مباہلہ

حافظ بشیر احمد مصری (مقیم لندن)

جناب حافظ بشیر احمد مصری عبدالرحمٰن مصری کے فرزند ہیں، پہلے قادیانی تھے، پھر لاہوری جماعت میں شامل ہوئے۔ ایک عرصہ تک مرزائیوں کی لاہوری جماعت کی طرف سے ووکنگ مشن کے سربراہ ووکنگ مسجد کے خطیب رہے۔ مبلغ اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر کے ہاتھ پر مرزائیت سے توبہ کرکے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ مرزا طاہر کو گزشتہ دنوں جو مباہلے کے چیلنج کا دورہ پڑا، اس نے ایک کاپی جناب حافظ بشیر احمد مصری کے نام بھی بھجوا دی، موصوف نے مرزا طاہر کے نام نہاد چیلنج کو قبول کرتے ہوئے جو خط مرزا طاہر کے نام لکھا۔ اسے قارئین ختم نبوت کے مطالعے کے لیے نقل کیا جاتا ہے، ہمیں توقع ہے کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے بھی اس کو بنظر انصاف پڑھیں گے۔ تو حق ان کے سامنے آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہوجائے گا۔ اس کے بعد وہ حق کو مانتے ہیں یا نہیں یہ تو توفیق الٰہی پر منحصر ہے۔ لیکن ان کا کم سے کم یہ اخلاقی فرض تو ضرور ہے کہ وہ مرزا طاہر کو حافظ بشیر احمد مصری کے حلفیہ الزامات، جو بطور مباہلہ انہوں نے پیش کیے ہیں کی مباہلہ کے انداز میں حلفیہ تردید پر آمادہ کریں۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

جناب مرزا طاہر احمد امیر جماعت احمدیہ لندن

(۱) آپ کے سیکرٹری مسٹر رشید احمد چودھری نے مجھے ایک رجسٹری خط بھیجا ہے جس میں آپ کی طرف سے مبارزت طلبی کی ہے کہ میں آپ کے اس مباہلے کے چیلنج کو قبول کروں جو آپ نے معاندین احمدیت کو بروز ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو دیا تھا۔ یہ خط جس پر کوئی تاریخ نہیں لکھی ہوئی۔ اور اس کے ساتھ آپ کے چیلنج کا ایک نسخہ مجھے ۵ اگست ۱۹۸۸ء کو ملا۔

(۲) مجھے آپ کے اس چیلنج کو قبول کرنے میں اس لیے بہت خوشی ہورہی ہے کہ قادیانیت کے فریب کو بے نقاب کرنے کا موقع ملے گا۔

(۳) مباہلہ دعا کے ذریعے ایک آزمائش ہوتی ہے جس میں دو فریق اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ کسی متنازع فیہ مسئلہ سے متعلق جھوٹ اور سچ میں تمیز کردے۔ چونکہ مباہلہ ایک نہایت ہی سنجیدہ اور اہم امر ہے۔ اس لیے مناسب ہوگا کہ ہم دونوں اس کی تفاصیل براہ راست آپس میں طے کریں۔ بجائے اس کے کہ اپنے سیکرٹریوں کے ذریعہ گفت و شنید کریں تاکہ مباہلے کے آخری فیصلہ میں کسی قسم کے شک و شبہ اور ابہام کی گنجائش نہ رہ جائے۔

(۴) آپ نے اپنے چیلنج کے صفحہ ۴، پر اس بات کی اجازت دی ہے کہ ان لوگوں کو جو آپ کے چیلنج کو قبول کریں یہ اختیار ہوگا کہ چیلنج کی جس دفعہ کو وہ چاہیں منتخب کرلیں۔ اس لیے میں اس دفعہ کو قبول کرتا ہوں جو آپ نے صفحہ ۲، پر مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے۔

"دوسرا پہلو اس مباہلہ کا جماعت پر سراسر جھوٹے الزامات لگانے اور اس کے خلاف شر انگیز پروپیگنڈہ کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔"

(۵) چونکہ میرے الزامات اخلاقی خباثت اور جنسی گناہ ہائے کبیرہ کو فاش کرنے سے متعلق ہیں۔ جنہیں اس قسم کی بیہودہ باتیں بھی کہنا پڑیں گی جن کا ذکر عام طور پر شریف معاشرے میں نہیں کیا جاتا۔ اس لیے اس کی توضیح کردینا ضروری ہے کہ کن وجوہات کی بناء پر میں اس قسم کی شرمناک باتوں کو قلم بند کرنا محض بجا ہی نہیں بلکہ اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں۔

(۶) عام طور پر کسی ایک فرد کو یہ حق نہیں ہوتا کہ دوسرے فرد پر ناقد بن کر بیٹھ جائے۔ لیکن جب کوئی شخص کسی اعتقادی اور اخلاقی ذمہ داری کے عہدہ پر فائز ہوتا ہے تو اس کی انفرادیت ادارہ کا جزو بن جاتی ہے ایسی صورت میں اس کے انفرادی اختیارات و حقوق ادارہ کے حقوق و اختیارات میں مدغم ہوجاتے ہیں مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ ہر مہذب معاشرہ میں ڈاکٹر، مدارس کے معلمین، محتاجین کے اداروں اور یتیم خانوں کے کارکنان، غرضیکہ ہر اس قسم کے اہل کاران پر سرکاری قوانین کے علاوہ اخلاقیات اور نیک چلنی کے قواعد کی پابندی بھی عائد ہوجاتی ہے۔ باوجود اس کے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے معاشرے میں مذہبی ڈھونگے اور جعل ساز اخلاقی قواعد کی پابندی سے آزاد رہتے ہوئے سادہ لوح اور کم عقل لوگوں کو دھوکہ دیتے رہتے ہیں۔ اس قسم کے مذہبی ڈھونگیوں پر اخلاقی پابندیاں اس لیے عائد کرنا مشکل ہوتی ہیں کہ دنیوی حکومتیں مذہبی معاملات میں دخل دینا پسند نہیں کرتیں۔ وہ اسی میں عافیت سمجھتی ہیں کہ اخلاقی نظم و نسق کی پابندی مذہبی اداروں پر ہی چھوڑ دو۔ اس طرح مذہبی اداروں پر تنقیدی نظر رکھنا معاشرے کی ذمہ داری بن جاتی ہے۔

(۷) ان مکروہ باتوں کے بیان کرنے کی دوسری وجہ معقول ہے کہ قادیانی جماعت کے سرکردہ گروہ نے جو جنسی اور اخلاقی قواعد کی خلاف ورزی شروع کی ہوئی ہے وہ انفرادی یا شخصی حیثیت سے نہیں کیے جارہی، بلکہ ان بداعمالیوں کو ایک منظم بندی اور

تنظیم کا روپ دے دیا گیا ہے۔ اور طرفہ یہ کہ یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کیا جا رہا ہے۔ اگر یہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہنا چھوڑ کر ایک نئے مذہب کا اعلان کر دیں، اور اپنی جماعت کا نام "احمدی" کی بجائے کوئی دوسرا اور غیر مسلم نام رکھ لیں، تو مسلمان ان سے مذہبی معاملات میں اُلجھنا بند کر دیں گے۔

(۸) میرے الزامات جماعت قادیان کے خلاف نہیں۔ اس جماعت میں بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو دیانت داری اور اخلاص سے قادیانی عقائد پر ایمان رکھتے ہیں یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ عقائد غلط، اور غیر اسلامی ہیں۔ ہم مذہبی عقائد میں اختلافات کی بنا پر کسی سے مار پیٹ نہیں شروع کر دیتے۔ لیکن جب کوئی منظم گروہ، مذہب و عقائد کے روپ میں معاشرے کے طریقہ ماندوبود میں تخریب پیدا کرنا شروع کر دے تب ہی عوام الناس اس تخریب کی روک تھام کے لیے استادہ ہوتے ہیں۔ اگر بنی نوع انسان میں اس قسم کے ناخلف اور بے غیرت لوگ موجود ہیں جو اپنی محرم بہو بیٹیوں کی آبرو اور عصمت کو اپنے بدچلن پیروں کی پرجوش عقیدت پر قربان کر دینے کے لیے تیار ہیں تو ایسے بھیڑوں کو کون بچا سکتا ہے۔ بحث طلب مسئلہ تو اس آبرو دار معاشرے کے لیے ہے جس میں سادہ لوح انسان نادانستہ اس قسم کے دھوکوں کا شکار ہونے لگیں۔ ایسی حالت میں معاشرہ کو اختیار ہو جاتا ہے کہ وہ شرفاء کو مار آستین سے خبردار کریں۔

(۹) مرزا طاہر احمد صاحب! میں جو آپ کے مباہلہ کا چیلنج قبول کر رہا ہوں وہ اسی اخلاقی احساس اور حقیقی فکر و تشویش کے تحت کر رہا ہوں تاکہ حتمی طور پر واضح ہو جائے کہ آیا میرے الزامات سچے ہیں یا جھوٹے۔ میرے دعویٰ کی بنیاد کہ الزامات سچے ہیں، میرے ذاتی علم پر مبنی ہے جو میں نے قادیان میں رہائش کے دوران حاصل کیا جہاں کہ میری پیدائش ہوئی اور جہاں میں نے ۱۹۳۷ء تک پرورش پا کر قادیانیت سے توبہ کی۔

حلف مباہلہ:

(۱۰) مرزا طاہر احمد صاحب! آپ مندرجہ ذیل الفاظ میں حلفیہ بیان دیجئے کہ میرے الزامات، جن کا ذکر میں نے پیراگراف نمبر ۱۳ میں کیا ہے آپ کے علم کی رو سے غیر صحیح ہیں۔ اور میں انہی الفاظ میں حلفیہ بیان دوں گا۔ کہ میرے علم کی رو سے وہ صحیح ہیں۔

(۱۱) "میں مرزا طاہر احمد (پسر مرزا بشیر الدین محمود احمد پسر مرزا غلام احمد جو جماعت احمدیہ کے بانی تھے) موجودہ امیر جماعت قادیانی احمدی اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ الزامات جو حافظ بشیر احمد مصری (پسر شیخ عبدالرحمٰن مصری) نے پیراگراف نمبر ۱۳ میں لگائے ہیں غلط ہیں، اور مجھے قطعاً کوئی علم نہیں، جس کی بنا پر میں کہہ سکوں کہ وہ صحیح ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے التجا بھری دعا کرتا ہوں۔ کہ اگر میں قصداً دروغ حلفی کر رہا ہوں اور مباہلہ کی حالت میں جھوٹا بیان دے رہا ہوں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اور میں اس تاریخ سے ایک سال کے عرصہ میں مر جاؤں، جس تاریخ کو میں نے یہ حلف چھ گواہوں کی موجودگی میں لیا۔ ان چھ گواہوں میں سے تین گواہوں کا انتخاب میں کروں گا۔ اور تین گواہوں کا انتخاب مذکورہ بالا حافظ بشیر احمد مصری کریں گے۔"

(۱۲) "میں حافظ بشیر احمد مصری (پسر شیخ عبدالرحمٰن مصری) اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ الزامات جو میں نے پیراگراف نمبر ۱۳ میں لگائے ہیں صحیح ہیں اور میں علم الیقین رکھتا ہوں کہ وہ صحیح ہیں۔ میں مزید اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مذکورہ بالا مرزا طاہر احمد کو علم ہے کہ وہ الزامات صحیح ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے التجا بھری دعا کرتا ہوں کہ اگر میں قصداً دروغ گوئی حلفی کر رہا ہوں اور مباہلہ کی حالت میں جھوٹا بیان دے رہا ہوں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، اور میں اس تاریخ سے ایک سال کے عرصہ میں مر جاؤں۔ تاریخ کو میں نے یہ حلف چھ گواہوں کی موجودگی میں لیا۔ ان چھ گواہوں میں سے تین گواہوں کا انتخاب مذکورہ بالا مرزا طاہر احمد کریں گے۔

مباہلہ سے متعلق الزامات

(۱۳) میں حافظ بشیر احمد مصری مندرجہ ذیل گواہی اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر دیتا ہوں کہ!

الف: مرزا طاہر احمد کا والد مرزا بشیر الدین محمود احمد (جو بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد کے تین بیٹوں میں سب سے بڑا بیٹا تھا اور جو قادیانی جماعت کا خلیفہ ثانی تھا) بدکار تھا، اور منکوحہ و غیر منکوحہ عورتوں کے ساتھ زنا کرنے کا عادی تھا۔ حتیٰ کہ خاندان کی ان عورتوں کے ساتھ بھی زنا کیا کرتا تھا جن کو نہ صرف اسلامی شریعت نے بلکہ سب الہامی مذاہب نے محرمات قرار دیا ہے۔

(ب) مرزا طاہر احمد کا پدری چچا مرزا بشیر احمد (جو مرزا غلام احمد کے تین بیٹوں میں دوسرے نمبر کا بیٹا تھا) لواطت کا عادی تھا اور بالخصوص اسے نو عمر لڑکوں سے بدفعلی کی بہت عادت تھی۔

(پ) مرزا طاہر احمد کا پدری چچا مرزا شریف احمد (جو مرزا غلام احمد کے تین بیٹوں میں تیسرے نمبر کا بیٹا تھا) لواطت کا عادی تھا اور بالخصوص اسے نو عمر لڑکوں سے بدفعلی کی بہت عادت تھی۔

(ت) مرزا طاہر احمد کا بڑا بھائی مرزا ناصر احمد (پسر مرزا بشیر الدین محمود احمد، مرزا غلام احمد کا پوتا اور قادیانی جماعت کا خلیفہ ثالث) زانی ہونے کے علاوہ لواطت بھی کیا کرتا تھا۔

(ث) مرزا طاہر احمد کی دادی کا بھائی (یعنی مرزا غلام احمد کی بیوی کا بھائی) میر محمد اسحٰق قادیانی جماعت کے نظام میں ایک بلند اور باعزت حیثیت رکھتا تھا اور محدث کے خطاب سے سرفراز ہوا تھا۔ وہ بھی لواطت کا عادی تھا۔ قادیان کے یتیم خانہ کے محاسب ہونے کی حیثیت میں، بیچارے کم سن یتیم بچے اس کی برگشتہ خواہشات شہوانی کے شکار ہوا کرتے تھے۔

(۱۴) اگر میں چاہوں تو اور بہت سے ایسے ناموں کی فہرست لکھ سکتا ہوں جو قادیانی نظام میں بڑے بڑے عہدوں پر مامور تھے۔ اور جو اپنے اثر و رسوخ کے بل بوتے پر اپنی شہوانی برگشتیوں میں اخلاقی پابندیوں سے آزاد تھے۔ لیکن ان فحش باتوں کی زیادہ تفاصیل لکھنے کی ضرورت نہیں۔ پیراگراف نمبر ۱۳ میں جو کچھ دیا ہے وہی کافی ہے۔ آپ سے اس موضوع پر مباہلہ کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ آپ کے اس اصرار کو جھٹلایا جائے کہ یہ الزامات احمدیت کے خلاف سراسر جھوٹ اور شرانگیز پراپیگنڈہ ہیں، حالانکہ آپ اچھی طرح واقف ہیں کہ ان الزامات میں کوئی غلط بیانی یا مبالغہ نہیں۔

(۱۵) بہر حال میں نے مذکورہ بالا الزامات کو صرف مرزا خاندان تک ہی محدود رکھا ہے تاکہ اس تنقیح طلب امر میں کسی غلط فہمی کا امکان نہ رہ جائے اور آپ کو اس مباہلہ کے ضابطے سے کوئی راہ فرار نہ ملے یہی وجہ ہے کہ مرزائی خاندان سے بھی دوسری اور تیسری نسلوں کے افراد کو اس فہرست میں شامل نہیں کیا۔ اس خاندان کی خواتین کے نام شامل نہ کرنے کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ ان پر ترس آتا ہے یہ حقیقت ہے کہ ان خواتین میں بعض ایسی بھی تھیں جنھوں نے اس قسم کی مذموم حرکات میں اپنی رضامندی سے حصہ لیا، لیکن ان میں بہت سی ایسی بھی تھیں جو قصور وار نہ تھیں اور اس دام فریب میں مجبوراً پھنسی ہوئی تھیں ان کے لیے چلتے پھرتے مردوں سے تعاون کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ ان کی حالت تنقید کی بجائے رحم کی مستحق تھی۔

(۱۶) میں نے مباہلہ کی مدت کا تعین ایک سال کا کیا ہے تاکہ ربانی فیصلہ قطعی طور پر ہو جائے۔ مباہلہ کی شرائط اور کلیات اور عدم تعین پر چھوڑ دینے سے، جیسا کہ آپ نے اپنے چیلنج میں چھوڑ دیا ہے۔ مباہلہ کا انجام مبہم رہ جائے گا۔ لیکن اگر آپ میری تجویز کردہ ایک سال کی مدت میں کوئی قابل قبول تبدیلی کروانا چاہیں تو میں اس کے لیے بھی تیار ہوں۔

(۱۷) اگر آپ مباہلہ سے بچنے کے لیے اس عذر لنگ کو براءت کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کریں گے کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی نمائندگی میں مباہلہ نہیں کر سکتا تو میں آپ کی توجہ خود آپ کی مندرجہ ذیل تحریر کی طرف مبذول کرواتا ہوں جس میں آپ نے خود ہی اس اصول کو تسلیم کر لیا ہے کہ آپ کسی فرد ثانی کی نمائندگی میں مباہلہ کر سکتے ہیں چیلنج کے صفحہ نمبر ۹، پر آپ لکھتے ہیں۔

"چونکہ بانی سلسلہ احمدیہ اس وقت اس دنیا میں موجود نہیں اور مباہلہ کا چیلنج کرنے والے کے سامنے آپ کی نمائندگی میں کسی فریق کا ہونا ضروری ہے۔ اس لیے میں اور جماعت احمدیہ اس ذمہ داری کو پورے شرح صدر، انبساط اور کامل یقین کے ساتھ قبول کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔"

(۱۸) اگر آپ وفات شدہ دادا کی نمائندگی میں مباہلہ کرنے کو تیار ہیں تو پھر کوئی بھی وجہ نہیں ہو سکتی کہ کیوں آپ اپنے وفات شدہ باپ، یا وفات شدہ چچے، یا وفات شدہ بھائی کی نمائندگی میں مباہلہ نہ کر سکیں۔

(۱۹) ان سب باتوں کے علاوہ یہ امر بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ اس مباہلہ کا زیر بحث نقطہ یہ نہیں کہ آپ اپنے اسلاف کی نمائندگی کریں ۔۔۔ ساتھ مباہلہ کریں۔ جن کے نام میں نے پیراگراف نمبر ۱۳ میں لکھے ہیں۔ میں آپ کے مباہلہ کا چیلنج اس نقطہ پر قبول کر رہا ہوں کہ آپ خود اپنی نمائندگی میں مباہلہ کریں کہ کیا آپ کے مذکورہ بالا اسلاف کا اخلاقی لحاظ سے بدچلن ہونا اور جنسی لحاظ سے زناکار ہونا آپ کے علم میں ہے یا نہیں؟ مجھے اس امر کا پورا احساس ہے کہ یہ تمام باتیں فحش اور خلاف تہذیب ہیں، لیکن یہ امر کہ آیا یہ باتیں آپ کے علم میں ہیں یا نہیں؟ مباہلہ کا مرکزی نقطہ ہے اور اس کا فیصلہ اس لیے ضروری ہے کہ دنیا پر واضح ہو جائے کہ آپ اپنے اسلاف کی بدچلنیوں اور زناکاریوں سے بخوبی واقف ہوتے ہوئے بھی قادیانیت کے منافقانہ سلسلہ کے امیر بن کر اپنے مریدوں کے علاوہ عوام الناس کو بھی اسلام کے نام پر دھوکا دے رہے ہیں۔

(۲۰) آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کہ آپ کے مباہلے کے چیلنج کو قبول کر کے میں آپ کو ایک نادر موقع دے رہا ہوں کہ آپ ہمیشہ کے لیے دنیا پر ثابت کر دیں کہ آپ کے اسلاف پر میرے الزامات جھوٹے ہیں۔ آپ کو تو صرف یہ کرنا ہے کہ آپ ان الفاظ میں جو مندرجہ بالا پیراگراف نمبر ۱۳ میں درج ہیں حلفیہ اعلان کر دیں کہ پیراگراف نمبر ۱۳ میں میرے بیان کردہ الزامات آپ کے علم کے مطابق جھوٹے ہیں۔ اس کے برعکس میں قطعی طور پر مصر ہوں کہ آپ کو ان الزامات کے سچا ہونے کا بغیر کسی شک و شبہ کے علم ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے تو مجھے اپنے اس دعویٰ پر اتنا وثوق ہے کہ میں بلا تامل اس نقطہ پر مباہلہ کر کے صرف اپنی ساکھ ہی نہیں بلکہ اپنی جان کی بھی بازی لگانے کو تیار ہوں۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ اگر میرا دعویٰ غلط ہے یا میں جھوٹ کہہ رہا ہوں۔ تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے

باقی صفحہ ۳۰ پر

سرشکِ خوں

مسلم غازی

دسمبر کا مہینہ، دل کو خون کے آنسو رلانے والے اس واقعے کی یاد دلاتا ہے جو ۱۹۷۱ء میں اس ماہ کی ۱۶ تاریخ کو مملکت خداداد پاکستان کے دولخت ہونے کی صورت میں وقوع پذیر ہوا تھا اب سے ۱۱ برس پہلے لکھی جانیوالی یہ نظم اسی سانحے کی یادگار ہے!

بدقسمتی سے ہم کو وہ ساعت ہوئی نصیب
اہلِ وطن کو شورشِ قسمت ہوئی نصیب
قومِ جری کو عام شہادت ہوئی نصیب
جو پُرسکون تھے انکو قیامت ہوئی نصیب
ٹوٹا کہاں سے فتنہ و شر محوِ خواب پر
لاکھوں حجاب پڑ گئے اک آفتاب پر

ہم سے بہارِ تازہ و شاداب چھن گئی
تسکین چھن گئی شبِ مہتاب چھن گئی!
وہ روشنیٔ مہرِ جہاں تاب چھن گئی
مشرق میں اپنی دولتِ نایاب چھن گئی
ارضِ وطن پہ ابر بلاؤں کا چھا گیا!
طوفاں لہو کا خطۂ مشرق پہ آ گیا

اہلِ وطن کے ہوتے ہوئے بھی وطن اجاڑ
بے نور ہو کے چہرہ ہر مرد و زن اجاڑ
دریا کے ہونٹ خشک تھے شاداب بن اجاڑ
سبزہ اداس پھول کو سکتہ چمن اجاڑ
ٹکڑے وطن کے مشرق و مغرب میں بٹ گئے
جیسے ورق صحیفۂ قسمت کے پھٹ گئے

شعلوں میں گھر جھلس گئے دیوار و در جلے
بارش وہ آگ کی تھی کہ جس سے نظر جلے
چنگاریاں تھیں ایسی کہ برگ و ثمر جلے
انجم شرارے بن گئے شمس و قمر جلے
جو چیز تھی نگاہ میں وہ آگ کی طرح
شاخِ شجر تھی ڈستے ہوئے ناگ کی طرح

سوئے ہوئے تھے غیرت و احساس ہائے ہائے
کوئی امید اور نہ کوئی آس ہائے ہائے
پانی کی ایک بوند نہ تھی پاس ہائے ہائے
بڑھتی رہی لہو کی ادھر پیاس ہائے ہائے
تھے جو کبھی عروج پہ ان کا زوال تھا
اف یہ برادرانِ وطن کا مآل تھا!

بے ننگ و نام بن گئے وہ دین کے لئے
دل میں "ہوس" تھی ان کے خواتین کیلئے
اٹھے تھے عصمتوں کی وہ تدفین کے لئے
تیار تھے نہ وہ کسی آئین کے لئے
کج خلقی و ستم فقط ان کے اصول تھے
بخشے گئے نہ ایسے بھی بچے جو پھول تھے

ظلم و ستم کی ایسی نہ دیکھی کوئی مثال
ایسے لگے ہیں زخم نہیں جن کا اندمال
ہر سو فساد و بغض کے پھیلے ہوئے تھے جال
دنیا کا کچھ خیال نہ عقبٰے کا کچھ خیال
آندھی تھی نفرتوں کی شقاوت کی لہر تھی
اک سیلِ خون رواں تھا ہلاکت کی لہر تھی

بیدار سرکشی تھی ضمیر ان کے محوِ خواب!
نازل نہ ہوتا کیسے بھلا ان پہ پھر عذاب!
اپنوں کا خوں بہا کے وہ لائے تھے انقلاب
چھوڑیگا کیسے ان کو قیامت کا احتساب
تھی سابقہ جو فردِ عمل خود ہی صاف کی
سازش عدو سے کی بھی تو اپنے خلاف کی

اخبار ختم نبوت

بنگلہ دیش میں قادیانیت کا تعاقب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں

بنگلہ دیش (نمائندہ خصوصی ختم نبوۃ) سنام گنج میں مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ایک عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد خلیفۂ مدنی حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی اہمیت، قادیانیوں کی ارتدادی فتنہ پردازی پر روشنی ڈالی۔ اور مجلس کی افادیت اور توسیع پر زور دیا۔ اس کے بعد ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت سنام گنج جناب مولانا نورالاسلام خان صاحب نے سالانہ رپورٹ پیش کی اور قادیانیت کی ایمان سوز تحریک پر مدلل گفتگو فرمائی۔ رپورٹ بنگلہ زبان میں تھی، چند اقتباس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مسلم ممالک میں جتنے فتنے ابھرے ہیں ان میں سے قادیانی فتنہ نہایت ہی خبیث اور بھیانک ہے۔ انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی نے اشرف الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر حملہ کر کے مسلمانوں کے مستحکم اور مضبوط عقیدہ میں شگن ڈالنے کی ناپاک مگر ناکام کوشش کی قادیانیوں کی یہود اور عیسائیوں کی سرپرستی اور مکمل امداد سے عالم اسلامی کی بیخ کنی کی سازش اب کھل چکی ہے۔ اسرائیلی فوج میں کثیر تعداد میں قادیانی بھرتی ہیں جو فلسطینیوں کے خون سے زمین لال کر رہے ہیں وہ دہلی کے ایک ہفت روزہ کو سوال کے جواب میں انہوں نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر اپنا قبضہ کر لینے کے ناپاک عزم کی دھمکی دی تھی۔ بنگلہ دیش کے مختلف کلیدی عہدوں اور نشر و اشاعت کے اعلیٰ مقام پر ان کو بڑے بڑے ذرائع سے فائز کیا جا رہا ہے۔ بنگلہ دیش کے شہروں کے بعد اب یہ شرپسند دیہاتوں کو رخ کر رہے ہیں۔ اس مسلم خور اور ایمان کش فرقہ کی بیخ کنی تمام مسلمانوں پر واجب ہے اگر آپ حضرات انٹرنیشنل ہفت روزہ ختم نبوت کا مطالعہ کریں تو ہمیں گزارشات کا بین ثبوت موجود پائیں گے۔ اس کے بعد مشاہد احمد کو ناظم نشر و اشاعت مقرر کیا گیا۔

(۲) ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ کو شہر سنام سے تقریباً ۱۴ میل جنوب میں واقع ایک عظیم محلہ بہیٹر گاؤں ۔۔ میں کمال جمال اور شرافت اللہ نامی چند قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کی اطلاع جب ختم نبوت کے راہنما مولانا عبدالحق صاحب کو پہنچی تو انہوں نے ناظم ختم نبوت جناب مولانا نورالاسلام خان کو فوراً وہاں پہنچنے کا حکم دیا۔ اہل محلہ نے نہایت تزک و احتشام سے ۱۲ ربیع الاول کی رات ایک جلسہ کا انتظام کیا۔ دارالعلوم درگاہ پور سے مولانا حسین احمد صاحب اور مولانا اسحاق علی صاحب اور ناظم ختم نبوت مولانا نورالاسلام خان صاحب وہاں پہنچ گئے جناب مولانا خان صاحب نے ایک طویل تقریر میں قادیانیوں کی کتابوں کے اوراق الٹ الٹ کر مرزا کے باطل اور متعارض و خلاف عقل دعاوی پیش کئے اور قرآن و سنت کی روشنی میں ختم نبوت کو مبرہن طور پر بیان کیا جلسہ کے حاضرین میں جوش ایمانی کی لہر دوڑ گئی انہوں نے وعدہ کیا کہ ہر قیمت میں وہ قادیانی شرپسندوں کا استیصال کریں گے۔ اس کے بعد ختم نبوت کی ایک باقاعدہ مضبوط تنظیم قائم ہوئی اور جناب مولانا خان صاحب کو ایک محفوظ گھر میں لے گئے اور قادیانیوں کو بھی وہاں حاضر کیا گیا۔ جب مولانا خان صاحب نے حقیقۃ الوحی سے ان کے باطل دعاوی اور خلاف فہم باتوں کو عیاں کر کے دکھایا تو قادیانی بالکل لاجواب ہو گئے۔

اب مرزائیت آخری ہچکی لے رہی ہے

پشاور (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرحد کے ناظم اعلیٰ الحاج مولانا نورالحق نور نے مردان کے تفصیلی دورہ میں جامع مسجد قوت الاسلام جامع مسجد بگٹ گنج، جامع مسجد مسلم آباد، جامع مسجد سنام گنج، جامع مسجد باغ، جامع اتحاد اسلام باغ، جامع مسجد بنوری اور جامع مسجد شہید بابا کے بڑے بڑے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور مرزائی غیر مسلم اقلیت کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے مسلمانوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باغی ہیں اور ان کی شب و روز یہ کوشش ہے کہ اہل اسلام کو دامن رسول عربی سے علیحدہ کر کے مرزا کذاب قادیانی کے دامن سے وابستہ کیا جائے اور مسلمانوں کو جہنم کا ایندھن بنایا جائے مولانا نے اپنی تقریروں میں واضح کیا کہ جو بھی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باغی ہو گا وہ کبھی بھی کسی صورت میں مسلمانوں یا اللہ کے ملک کا وفادار نہیں ہو سکتا۔ ان غداران ملک و ملت مرزائی غیر مسلموں کی اسلام دشمن اور وطن دشمن سرگرمیوں سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کی خاطر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان کا تعاقب شروع کر رکھا ہے ملک اور بیرون ملک مجلس کی کوششوں سے مرزائیت آخری ہچکی لے رہی ہے۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان مکمل اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کریں اور مرزائیت کو صفحۂ ہستی سے ختم کرانے کی اس کوشش میں مجلس کے ساتھ مل کر مرزائیت

ٹیلی فون نمبر کی تبدیلی

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے ٹیلی فون میں درج ذیل تبدیلی کی گئی ہے۔

قارئین کرام نیا نمبر نوٹ فرمالیں

سابقہ نمبر ۔۔۔۔۔ ~~۴۲۸۳۹~~

موجودہ نمبر ۔۔۔۔۔ ۲۱۲۸۳۹

ادارہ

پر ضرب کاری لگائیں۔ مولانا نے اپنی تقریروں کے دوران مرزائی غیر مسلم اقلیت کے سربراہ کے مباہلہ کے چیلنج کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی آگ میں کود کر خود کو جہنم میں ڈال سکتے ہیں مگر اہل اسلام کے ساتھ میدان مباہلہ میں آنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ مولانا کی تقریر کے موقع پر مسلمانوں نے مجلس کے ساتھ اس تبلیغی جدوجہد میں ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا اس موقع پر ہزاروں کی تعداد میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا

مجلس تحفظ ختم نبوت نوشہرہ کے عہدیدار

نوشہرہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت نوشہرہ صدر کے عہدیداروں اور اراکین کی تفصیل درج ذیل ہے۔ سرپرست حضرت مولانا سید محمد عبدالغفور جیلانی صاحب مدظلہ۔ امیر حضرت مولانا قاضی عبدالسلام صاحب۔ نائب امیر حاجی محمد ایوب صاحب جنرل سیکریٹری مولانا مختار حسن صاحب جائنٹ سیکریٹری ضیاء الدین صاحب۔ خزانچی حکیم احمد رفیع الدین اور پریس سیکریٹری سراج نعمانی نمائندہ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی شامل ہیں مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس ہر ماہ باقاعدہ نوری مسجد لال کرتی میں سراج نعمانی صاحب کی نگرانی میں منعقد ہوتا ہے جس سے کافی مثبت اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔

قادیانی پروفیسر کا ایبٹ آباد ڈگری کالج سے تبادلہ

ایبٹ آباد (نمائندہ ختم نبوت) پروفیسر ناصر احمد قادیانی ایبٹ آباد ڈگری کالج میں تقریباً ساڑھے پانچ سال سے انگریزی کا لیکچرر تھا ایبٹ آباد کے بالا طبقہ کے لوگوں سے خاصے تعلقات تھے۔ جس کی وجہ سے اس کے مختلف حربے تھے۔ امتحان میں طلباء کو نقل مہیا کرنا، بورڈ میں رکا ہوا کوئی بھی کام پروفیسر ناصر ایک دن میں حل کروا لیتے کیونکہ پشاور بورڈ میں ایک قادیانی اس کی مدد کر دیتا تھا۔ پروفیسر ناصر احمد قادیانی اپنے کالج کاموں کے پیچھے مرزائیت کی خوب تبلیغ کرتا تھا اس پر ڈگری کالج ایبٹ آباد کے طلباء اور علماء کرام نے اس کی مرزائیت کی تصدیق پرنسپل ڈگری کالج ایبٹ آباد سے ناصر احمد کے سروس ریکارڈ سے کر لی چنانچہ اس سے تعلیم و تدریس جیسے اہم عہدے سے الگ کرنے میں مرکزی ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد، یوتھ فورس ڈگری کالج ایبٹ آباد ختم نبوت یوتھ فورس کامرس کالج اور ان تمام علماء کرام جناب مولانا حبیب الرحمٰن جامع مسجد جھنڈا منڈیاں ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد جناب مولانا محمد ایوب صاحب خطیب جامع مسجد جھنڈا، ناظم اعلیٰ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس جناب افسر علی شاہ صاحب خطیب مسجد شہزادہ صاحب، جنرل سیکریٹری مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد جناب مولانا الطاف الرحمٰن صاحب نے مل کر ایبٹ آباد کی پاک سرزمین سے ایک قادیانی کو بھگا دیا۔ ایبٹ آباد کی انتظامیہ جناب اسسٹنٹ کمشنر اور خصوصاً گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد، اور پوسٹ گریجویٹ ڈگری کالج ایبٹ آباد کے طالب علم ساتھیوں کے مشکور ہیں جنہوں نے عاشق رسول ہونے کا حق ادا کر دیا اور انفرادی طور پر ایبٹ آباد کے ہر مسلمان نے اپنا فرض ادا کیا۔ جس طرح سرگودھا میں جناب اکرم طوفانی کی ایک ہی آواز پر پورے سرگودھا کے مسلمان اکٹھے ہو جاتے ہیں اس طرح میری ایبٹ آباد کے تمام علماء سے عاجزانہ گزارش ہے کہ اپنے اختلاف چھوڑ کر تحفظ ختم نبوت کی سٹیج پر نوجوانوں کی راہنمائی کریں نوجوانوں میں بہت صلاحیتیں ہوتی ہیں صرف ان کو مرزائیت کے درپیش خطرات سے آگاہ کرنا ہے۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ جو آدمی تحفظ ختم نبوت کے لئے کام کرتا ہے اس کی پشت پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہاتھ ہوتا ہے اور اسی کے طفیل آج پروفیسر ناصر احمد کو ایبٹ آباد کی انتظامیہ ٹرانسفر کرنے پر مجبور ہو گئی اور آج وہ ایبٹ آباد سے نکل چکا ہے اگر کچھ عرصہ اور ایبٹ آباد میں رہتا تو نہ جانے کتنے مسلمانوں کے بچوں کو گمراہ کر چکا ہوتا۔

بھکر کے لائین سپرنٹنڈنٹ کو برطرف کر کے مقدمہ چلایا جائے

۱۷ اگست ۱۹۸۸ء کو پاکستان ایک عظیم حادثہ سے دوچار ہوا۔ ملک میں قادیانی ٹولہ ایک ایسا ٹولہ ہے تخریب کاری۔ اور عالم اسلام کے دکھ پر خوشی کا برملا اظہار کرتا ہے اسی ٹولہ کا ایک فرد بشیر احمد سنوری لائن سپرنٹنڈنٹ ۱۱ واپڈا ہے اور ریڈنگ سیکشن کا سپروائزر بھی ہے ۱۷ اگست جب کہ پورا پاکستان غم میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہر ادارہ بند تھا کاروبار معطل تھا مگر بشیر احمد سنوری نے باقاعدہ طور پر میٹر ریڈر اور ڈسٹری بیوٹر صاحبان کو ۲ بجے تک دفتر میں پابند رکھا۔ ۱۷ اگست ۸۸ء ریڈنگ سیکشن کا حاضری کا ریکارڈ اس بات کا شاہد ہے وہ اپنے دفتر میں خوش و خرم تھا۔ ہم حکام واپڈا سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قبل اس کے کہ اس دشمن پاکستان کے خلاف کوئی عوامی رد عمل ہو اس کو فوراً نوکری سے برطرف کر کے مقدمہ چلایا جائے

نوجوان اپنی جوانیاں وقف کر دیں

چشتیاں (نمائندہ ختم نبوت) تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ پاکستان کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات و نشریات حفیظ اختر شاکر نے کہا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت اس وقت بہت زیادہ اہمیت اختیار کر چکا ہے اس لئے کہ قادیانیوں نے اپنے جھوٹے نبی کی نبوت اور تربیت کی تبلیغ کے لئے نئی نسل کو نشانہ خاص بنانا شروع کر دیا ہے اور زیر زمین منصوبہ بندیوں سے اسلام اور پاکستان کو زبردست نقصان پہنچانا شروع کر دیا ہے جناب حفیظ اختر شاکر گزشتہ روز ڈگری کالج چشتیاں میں طلبہ کے ایک اہم اجلاس سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے اجلاس سے خطاب کیا کہ نوجوان ہر تحریک کا ہراول دستہ ہوتے ہیں لہذا میں آپ سب نوجوان بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنی جوانیاں

اخبار ختم نبوت

تحریک ختم نبوت کے وقف کر دیں۔ تمام شرکا اجلاس نے حلفاً تحریک کے ساتھ وابستگی کا اظہار کیا آخر

میں حفیظ اختر شاکر نے چشتیاں کالج کے لئے ذوالفقار علی کو کنوینر نامزد کیا۔

کا خود کاشتہ پودا ہے۔ صدر مجلس نے صدر آزاد کشمیر اور وزیر اعظم آزاد کشمیر سے اپیل کی ہے کہ آزاد کشمیر کے مرزائیوں کے لئے ان کی آبادی کے تناسب سے کوٹہ مقرر کیا جائے۔ قادیانیت کی بڑھتی ہوئی یلغار کے سامنے بند باندھا جائے۔

مجلس کا اختتام ڈاکٹر اختر الزمان غوری کی رقت آمیز دعا سے ہوا۔

قادیانی پاکستان میں سرطان کی حیثیت رکھتے ہیں

قیام امن کے لئے ان کا آپریشن ضروری ہے قاری گلزار عابد

صرف قانون وضع کرنے سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا مولانا ارشد محمود

میر پور (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت میر پور کی مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت حافظ مہر دین صدر مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع میر پور منعقد ہوا۔ اجلاس میں مجلس عاملہ کے کثیر تعداد میں ارکان کے علاوہ دوسری اہم شخصیات نے شرکت کی۔ قاری گلزار عابد نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت مملکت پاکستان کے لئے سرطان کی حیثیت رکھتی ہے۔ جب تک اس موذی مرض کا آپریشن نہیں ہوتا اس وقت تک ملک میں امن کا قیام مشکل ہے۔ ربوہ قادیانیت کے لئے منی سٹیٹ کا درجہ رکھتا ہے۔ جب تک ربوہ کو صحیح معنوں میں کھلا شہر قرار دیا نہیں جاتا اس وقت تک دھماکے ہوتے رہیں گے ربوہ کا آپریشن بہرحالت میں ناگزیر ہے اس سے قبل بھی علماء نے کئی دفعہ نشاندہی کی ہے مگر حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ قادیانی آئین ۱۹۷۳ء کی کھلم کھلا خلاف ورزیاں کر رہے ہیں عدالتوں کی توہین کر رہے ہیں مگر حکام بالا جان بوجھ کر چشم پوشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا ارشد محمود میر پوری نے کہا کہ سب سے پہلے خطہ آزاد کشمیر کی حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اگرچہ یہ بہت خوش آئند بات تھی۔ مگر صرف قوانین وضع کرنے سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس پر عمل درآمد نہ کرایا جائے۔ میر پور شہر کے متصل

مرزائیوں نے اپنے عبادت خانہ پر کلمہ طیبہ کندہ کیا ہوا ہے۔ ہم نے بار بار حکومت کو مطلع کیا مگر قانون نافذ کرنے والی ایجنسیاں تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہیں۔ خطبۂ صدارت پیش کرتے ہوئے حافظ مہر دین صاحب نے فرمایا کہ امت مسلمہ قادیانیت کے مسئلہ میں متحد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جھوٹے نبی کا جھوٹا جانشین اپنے حواریوں کو چھوڑ کر ملکہ برطانیہ کی گود میں جا بیٹھا ہے اور مرزا طاہر نے ببانگ دہل یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ واقعی اپنے دادا کا فرمانبردار اور حکومت برطانیہ

مجلس کے لیے حاضر ہیں

یہاں ہفت روزہ ختم نبوت کے مطالعہ کا موقع کبھی کبھی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے آپ لوگوں کو اس جہاد کے لیے پسند فرمایا کیونکہ ایک مومن کے لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور کوئی ہستی نہیں ہے مرتد اور بے حیا قادیانی انشاء اللہ جلد از جلد ذلیل اور خوار ہوں گے۔ اگر مجلس کے لیے ہمارے لائق کوئی خدمت ہو تو حاضر ہیں۔

(محمد تنظیم الحسن اعوان پی اے ایف کالونی میانوالی)

صدر مملکت کو حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ کا تار

ملتان (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی نے ایک برقیہ میں صدر مملکت پاکستان، گورنر پنجاب، وزیر اعلیٰ، چیف سیکرٹری، ہوم سیکرٹری، انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک نثار احمد سپرنٹنڈنٹ انجینئر محکمہ آبپاشی لاہور ایک کٹر قادیانی ہے۔ پولیس چھاپہ کے دوران اس کے گھر سے بہت سا اسلحہ برآمد ہوا۔ جو قادیانیوں نے الیکشن کے دوران خصوصیت سے تشدد کی کارروائیوں کے لئے استعمال کرنا تھا۔ نثار احمد سرکاری ملازمت کے دوران ہر لحاظ سے رشوت خور رہا ہے۔ اسے ۱۹۷۳ء میں ملازمت سے نکال دیا گیا تھا۔ مگر بھٹو صاحب کے زمانہ میں قادیانیوں کے دباؤ اور اثر و رسوخ کے باعث دوبارہ ملازمت پر بحال کیا گیا۔ پولیس کے نچلے عملہ کے ملازمین اس اہم ترین سنگین نوعیت کے معاملہ کو ایک عام سا کیس یعنی بغیر لائسنس کے اسلحہ کا کیس بنا رہے ہیں اور وہ بھی اس کے لڑکے کے خلاف جو کہ غیر دانشمندانہ اقدام ہے۔ مولانا نے اپنے برقیہ میں مطالبہ کیا ہے کہ خصوصی تفتیشی ٹیم مقرر کر کے مکمل انکوائری کرائی جائے اور سنگین نوعیت کے مسئلہ کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

حکومت پاکستان کی توجہ کے لئے

ماہنامہ پاکستانی شکاگو نے اپنے اگست کے شمارے میں ایک مبینہ قادیانی انور اقبال اور دوسرے پاکستان دشمن عناصر کا نوٹس لیا ہے۔ اور وہاں کی صورت حال پر حکومت پاکستان کو توجہ دلائی ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ حکومت اس مسئلہ کا فوری نوٹس لے گی۔ (ادارہ)

اقبال شکاگو میں (امریکہ) کوئی نہیں جانتا اور شکاگو ٹریبون بھی قائداعظم سے واقف نہیں ہے اللہ اکبر جس قائداعظم نے برطانوی سیاستدان اور ہندو کانگریس کے منصوبے کے پرخچے اڑا کر دنیا کے نقشے پر نظریاتی بنیادوں پر پاکستان کے نام سے ایک سبز ہلالی پرچم والے ملک کا اضافہ کیا، جس کے منطقی اور آئینی دلائل عالمی مفکرین سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں جن کی بے لوث، بے داغ قیادت تمام مسلمان ممالک کے لئے سرمایہ فخر ہو اس کو امریکہ میں شائع ہونے والا شکاگو ٹریبون جانتا تک نہیں ہمارے خیال میں یہ قائداعظم کی کردار کشی نہیں بلکہ شکاگو ٹریبون کی عالمی حالات سے بے خبری جمہوری صدی کی سیاسی تاریخ سے آگاہی اور عالمی مدبرین میں ایک نمایاں شخصیت کے مقام و مرتبہ سے ناشناسائی کی توہین ہے اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے اگر کسی کالمی ادارے کی وسعت علم اتنی محدود ہو تو اسے حق نہیں پہنچتا کہ وہ اخبار نکالے۔

آپ ذرا مسٹر انور اقبال کی ذہنیت کا مطالعہ کریں کہ قائداعظم کے متعلق ایک شاندار اور پر ہجوم تقریب کی رپورٹنگ نہیں کی لیکن اسی حال میں صدر جن اصحاب کے ایک لیے اجلاس کی رپورٹنگ ضرور کی جو مسلمانوں میں تفرقہ کا موجب تھی اور جس میں ایک خاص مسلک رکھنے والے ایک صاحب نے یہ کہا تھا کہ امریکی اسٹوروں پر فروخت ہونے والا گوشت حلال ہے ہم یقین کے ساتھ تو کچھ نہیں کہہ سکتے مگر اس اتفاق کو نظر انداز بھی نہیں کر سکتے کہ جن دنوں مسٹر اقبال امریکہ میں وارد ہوئے انہی دنوں قادیانی فرقہ کے سربراہ طاہر احمد بھی آئے تھے اور یہ دونوں اصحاب لندن سے امریکہ آئے تھے۔ اس اتفاق میں مسٹر انور اقبال کے خسر کا کوئی کردار ہے یا نہیں۔ اس پر ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔

ہم نے پہلے بھی ایک دفعہ حکومت پاکستان کی توجہ اس مسئلے پر مبذول کروائی تھی۔ کہ فاؤنڈیشنوں و دوسری تنظیموں یا امریکی حکومت کے وظائف پر جن اصحاب کو یہاں بھیجا جاتا ہے حکومت پاکستان کو ان پر نظر رکھنی چاہیے کہ وہ امریکہ میں قیام کے دوران کس قسم کی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہماری اس درخواست پر کوئی توجہ نہیں دی گئی کچھ عرصہ ہوا کہ پریس فیلوشپ پروگرام کے تحت مسٹر انور اقبال یہاں آئے تھے۔ مسٹر انور اقبال پاکستان (اسلام آباد) سے شائع ہونے والے روزنامہ مسلم کے رپورٹر ہیں۔ ان کی بیوی ایک معروف قادیانی کی بیٹی ہے مگر مسٹر انور اقبال اپنے متعلق تردید کرتے ہیں کہ وہ قادیانی ہے امریکہ میں قیام کے دوران روزنامہ شکاگو ٹریبون میں بطور رپورٹر کام کرتے رہے مگر افسوس ہے کہ انہوں نے اپنا قلم صرف رپورٹنگ تک محدود رکھا جس سے پاکستان کی تضحیک اور مخالفت کا پہلو ابھرتا ہو ان کے قلم سے جو آرٹیکل بھی نکلا اس پر یہی رنگ تھا اور شکاگو ٹریبون میں انہوں نے جو پہلا آرٹیکل لکھا وہ قادیانیوں کی صفائی میں تھا۔ مگر اس کے باوجود ان کا اصرار ہے کہ وہ قادیانی نہیں ہیں۔ مختصراً یہ کہ مسٹر انور اقبال کی نگارشات احمد فراز کی شاعری کے خطوط پر تھیں۔ جس میں پاکستان کو ہر زاویہ سے تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ مسٹر انور اقبال کی شکاگو میں موجودگی کے دوران شکاگو میں مقیم پاکستانیوں نے یوم قائداعظم کی شاندار تقریب منعقد کی۔ ہال کچھا کھچ بھرا ہوا تھا مگر انہوں نے اس تقریب کی شکاگو ٹریبون میں کوئی رپورٹنگ نہ کی۔ جب پاکستانیوں نے اصرار کیا تو جواب دیا کہ یہاں قائداعظم کو کون جانتا ہے اور شکاگو ٹریبون ایسی خبریں شائع نہیں کرتا قارئین کرام اندازہ فرمائیں کہ قائداعظم جیسے قائد کو بقول انور

بہرحال حکومت پاکستان سے ہم ایک دفعہ درخواست کریں گے کہ وہ اس مسئلہ پر خصوصی توجہ دے امریکہ میں دشمن لابیاں تجوریاں لے کر ہر اس شخص کو رام کرنے کی کوشش کرتی ہیں جو پاکستان کا شہری ہو اور مسلمان ہو۔ پھر اس کا قلم اور ذہن خرید کر ان سے وہ کچھ لکھواتی اور لکھواتی ہیں جس میں پاکستان اور قائداعظم کی کردار کشی کا پہلو نکلتا ہے۔

(بشکریہ ماہنامہ پاکستانی شکاگو اگست ۱۹۸۸ء)

قلم تلوار

اختر علی بھٹی ۔ نواب شاہ

اچھے کاغذ پر اچھے مضامین، اور اچھی معلومات ہیں۔ پڑھ کر ایمانی جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ قلم تلوار کا کام کر رہا ہے۔

عقیدہ درست ہو گیا

محمد اشرف ۔ گوجر ہیلہ

ہمارے علاقہ میں کچھ لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتے ہیں مگر جب آپ کے رسالہ میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر مضمون پڑھا تو میں نے

ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگوانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی ۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

تو برگزیدہ میں اپنے تمام احباب کو بھی کہوں گا کہ وہ ایک عظیم صحابی ہیں ان کو برا نہ کہا جائے۔

خبریں شائع کریں

مولانا محمد اکرم طوفانی ... سرگودھا

سرگودھا کی خبریں شائع نہیں ہوتیں ہم تسلسل کے ساتھ خبریں بھیجتے ہیں۔

یہ رسالہ آپ کا ہے۔ آپ کی جو خبر بھی ہم تک پہنچے گی ضرور شائع کریں گے۔

بقیہ: قبولیت چیلنج مباہلہ

لعنت ڈلوا رہا ہوں۔

۲۱۔ مسٹر طاہر احمد! آؤ ہم دونوں اس مقدمہ کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عدالت عالیہ میں لے جائیں جو تمام کائنات کا سب سے بلند و برتر منصف ہے۔ آپ ہم دونوں اس باری تعالیٰ پر چھوڑ دیں کہ وہی ہمارے درمیان فیصلہ کرے۔

حافظ بشیر احمد مصری، اگست ۱۹۸۸ء

بقیہ: اجداد پیغمبر

جناب کی فراست و بصیرت کا ثبوت ہیں۔ اور جو بعد ازاں وسیع تر تاریخی نتائج کے حامل ثابت ہوئے۔ اسلامی تاریخ کی اولین فتوحات کا آغاز آپ ہی کے عہد میں ہوا اور یہی فتوحات بعد میں ہونے والی فتوحات کی بنیاد ثابت ہوئیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلامی تاریخ کی انتہائی عظیم المرتبت شخصیت ہیں۔ انہوں نے اپنے فہم و فراست سے اسلامی ریاست کو مضبوط بنیادیں فراہم کیں اور اسلامی تصور حکومت کے خدوخال واضح کئے۔ جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف بروقت کارروائی کر کے ختم نبوت کو مصدقہ امر بنا دیا منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کا اعلان کر کے شعائر اسلامی کی حقانیت پر مہر ثبت کر دی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ نے اپنی فراست ایمانی، اپنی بے مثال عبقریت، اپنے بے نظیر تدبر سے متعدد فتنوں کا خاتمہ کر کے اسلامی تعلیمات میں لچک پیدا نہیں ہونے دی۔ ذرہ برابر روئے دین، نبی کے جانشین، امام المتقین، چمن زار مصطفیٰ کی بہار اولین، امیر المومنین سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے اطاعت رسول میں اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے خلیفۃ الرسول ہونے کا حق ادا کیا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شخصیت، آپ کے کارنامے، آپ کی شان قیادت اور آپ کی سیاسی، جنگی، معاشی، معاشرتی، ذہنی، فکری، اخلاقی، تہذیبی، انتظامی اور روحانی حکمت ایک وسیع موضوع ہے۔

۱۰۱ آیات قرآنیہ ۲۱۹، احادیث مبارکہ سے آپ کی فضیلت واضح ہوتی ہے۔ عشق رسول، خودداری، ابتغاء رضوان الٰہی، انفاق فی سبیل اللہ، سادہ طرز حیات، صلہ رحمی، رقت قلب ایمانی، خشیت الٰہی، انکسار، حسن خلق، زہد و ورع، تراحم بین المومنین، استغناء و قناعت، ثبات و استقلال، شجاعت، عزیمت، حلم و بردباری، مساوات، عدل و انصاف، جود و سخا سیرت صدیق رضی اللہ عنہ کے نمایاں پہلو ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تذکرہ روح عالم کے لئے آب حیات ہے۔ آپ کے عمل کو اپنا کر قوم اصلاح احوال کر سکتی ہے۔ آج بھی اسوۂ صدیق رضی اللہ عنہ سے رہنمائی حاصل کر کے موجودہ دور کے فتنوں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ ملک و ملت کا تقاضا ہے کہ یونیورسٹیوں میں خلافت راشدہ کو ایک مستقل مضمون کی حیثیت دی جائے۔ خلفاء راشدین کے ایام سرکاری سطح پر منائے جائیں۔ اور قومی ذرائع ابلاغ میں ان مطہر شخصیات کو خصوصی اہمیت دی جائے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی عزت و ناموس کو آئینی تحفظ دیا جائے۔

بقیہ: ناموس کی حمایت

لغزش سے زیادہ سخت ہے۔ ایک حدیث میں ہے جو کسی کو کسی گناہ پر عار دلائے وہ خود مرنے سے پہلے اس گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں وہ گناہ مراد ہے جس سے گناہ گار توبہ کر چکا ہو حضرت ابوبکرؓ اپنی زبان پکڑ کر کھینچتے تھے کہ تیری وجہ سے ہم ہلاکتوں میں پڑتے ہیں ابن المنکدرؒ مشہور محدث اور تابعی ہیں انتقال کے وقت رونے لگے کسی نے پوچھا کیا بات ہے فرمانے لگے مجھے کوئی گناہ تو ایسا معلوم نہیں جو میں نے کیا ہو اس پر روتا ہوں کہ کوئی بات ایسی ہو گئی ہو جس کو میں نے سرسری جانا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت ہو۔

بقیہ: قلابازی

مذاق اڑایا ہے۔ ملاحظہ کیجئے!

ہندوستان اور پاکستان کی تاریخ میں جو فرق پڑا ہے وہ یہی ہے کہ کانگریس نے لمبا عرصہ قربانیاں دیں اور مسلمانوں نے ایک جذباتی جوش میں آ کر ایک دم ایسا اظہار کیا کہ پاکستان وجود میں آ گیا مگر اس کے پیچھے تاریخ نہیں کوئی قربانیاں نہیں تو اس طرح وہ نظریہ بلبلے کی طرح پھٹ گیا۔ وہ نظریہ اس کے بعد سے کب جاری ہوا ہے؟.....

یاد رہے کہ مرزا طاہر نے اس بات پر مباہلہ کی دعوت دے رکھی ہے کہ وہ پاکستان کے بہی خواہ ہیں۔ اور اس کی سلامتی میں برابر کے شریک ہیں بلکہ یہ کہ پاکستان بنانے میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں تھے اگر یہ غلط ہو تو مباہلہ کی لعنت کے حق دار (قادیانی) ہوں گے۔ تو مباہلہ سے پہلے ہی اپنے آپ کو اور قادیانیوں کو کاذب، منافق، زندیق پاکستان دشمن ثابت کر دکھایا اس نام نہاد خلیفہ ربوہ نے! خدا تعالیٰ کاذب اور منافق کو ذلیل و رسوا کرے۔

بقیہ: عفو و درگزر

کر طواف اٹھالی اور صحابہؓ کو آواز دی صحابہ کرام آئے تو قصہ بیان کیا اور فرمایا میں اس بدوی کو معاف کرتا ہوں بدوی نے کہا کہ میں مسلمان نہیں ہو سکتا لیکن آپ کے حسن سلوک کو دیکھ کر وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کے خلاف کبھی نہیں لڑوں گا جب وہ اپنے گاؤں پہنچا تو اس نے لوگوں سے کہا کہ میں دنیا کے بہترین شخص کے پاس سے آ رہا ہوں۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ

ختمِ نبوّۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجدّدی

رجسٹرڈ کلاس اے

ھوالشافی — افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں۔ مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقاتِ مطب

موسمِ گرما، ۱ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء موسمِ سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/۱ سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

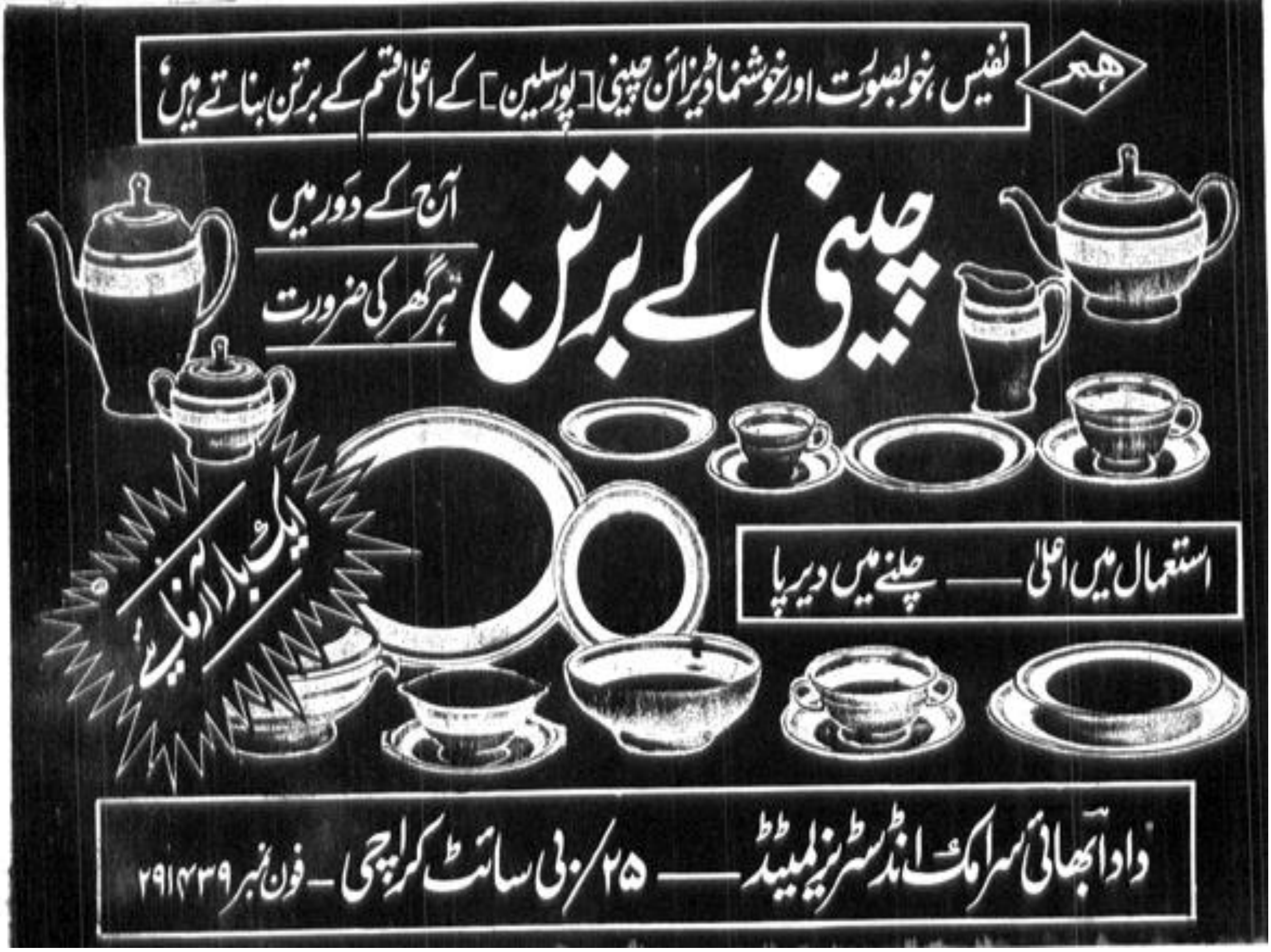

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

کیا آپکو معلوم ہے

تاج ربر انڈسٹریز ۱۹۶۲ سے اپنی مصنوعات دنیا کے کئی ملکوں کو برآمد کرتی ہے جس میں برطانیہ بھی شامل ہے

ہماری تمام مصنوعات حفظانِ صحت کے اصولوں پر تیار کردہ ہیں

اچھی طرح دیکھکر خریدیں ہینڈل پر
CANNON
اس طرح واضح چھپا ہوا ہے

کوئی بھی اچھا دکاندار گھٹیا یا جعلی مال فروخت نہیں کرتا اور اگر ایسا ہے تو وہ ملک اور آپ کا دشمن ہے

آٹومیٹک مشین پر تین طرفہ سیلوفین پیکنگ ضرور دیکھیں

کینن کی دیگر مصنوعات بھی طلب فرمائیں!

تاج ربر انڈسٹریز

معیاری مصنوعات کی تیاری میں (۵۰) سالہ تجربہ کار